ذائقۃ الموت

احکام معصومین علیہم الصلوات والسلام

برائے

میت ، غسل، کفن، جنازہ

فہرست

موت، قبر، عذاب، زندگی موت کے بعد 5

موت کافر کے لئے سزا ہے مگر مومن کے لئے زندگی 5

موت مومن کے لیے خوشخبری ہے 6

مومن مختلف وجوہات سے مرتا ہے مگر خودکشی نہیں کرتا 7

اچانک موت 7

نزع کی سختی 7

مریض کی عیادت 8

اپنی زندگی میں کفن تیار کرنا 8

عمدہ کفن بنانا چاہیے 9

سفید رنگ کا کفن بہتر ہے 10

کفن پر کیا تحریر کرنا چاہیے 10

میت کو قبلہ رخ ہونا چاہیے 11

غسل میت 11

گرم پانی کا استعمال نامناسب ہے جب تک کہ غاسل کو ٹھنڈے پانی سے خطرہ ہو 13

میت کے ساتھ نرمی برتنا چاہیے 13

کفن دینے کے بعد میت سے کوئی چیز الگ نہ کرو 14

کسی چیز کے خارج ہونے کی صورت میں دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں 14

کفن اور اس کے لوازمات 14

کافور کے متعلق احکام 15

کفن اس کپڑے کا دینا چاہیے جس میں وہ نماز پڑھتا تھا 15

کفن کو دھونی دینا اور اگربتی وغیرہ ممنوع ہیں 16

دو سر سبز جریدے قبر میں رکھنے کا حکم 16

تربتِ امام حسینؑ (خاکِ شفا) کفن اور قبر میں رکھنا مستحب ہے 17

حنوط اور میت کو کفن دینے اور لٹانے کی کیفیت 17

نمازِ جنازہ 18

نمازِ جنازہ کی امامت (پیشِ نماز) 20

نمازِ جنازہ کی تہذیب (آداب) 21

چھ سال سے کم عمر بچے کی نمازِ جنازہ نہیں ہے 22

کمزور اور لاعلم کی میت کے لیے دعا 22

دشمنان اسلام کی نمازِ جنازہ 23

جب جنازہ دیکھو تو دعا 23

جنازہ اُٹھاتے وقت (کندھا دیتے ہوئے) 24

میت کے ساتھ چلنا 24

جنازے کو اٹھانے کا طریقہ 25

چلنے اور دفنانے کا طریقہ 25

قبر کھودنے کا اجر 26

قبر کی گہرائی 26

میت کو دفنانے کا طریقہ 26

میت کو قبر میں اتارنے کے بعد کی دعا 27

میت کو قبر میں آرام سے اتارو 32

قریبی عزیز کا قبر میں مٹی ڈالنا 34

مٹی کو ہاتھ کی پشت سے ڈالنا چاہیے 34

تدفین کے لیے اسی قبر کی مٹی استعمال کرو 35

میت کی تلقین 35

قبر پر پانی چھڑکنا 37

قبر کی شکل اور اونچائی 37

تدفین کے بعد کی رات 38

قبرستان جانے کے بارے میں 39

قبرستان جانے کے دن 40

قبرستان جانا اور حاجات طلب کرنا 40

مرنے والے کے لیے صدقہِ جاریہ 41

قبر پر تختی لگانا 42

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موت، قبر، عذاب، زندگی موت کے بعد

زندگی موت سے ختم ہو جاتی ہے۔ مولا علیؑ نے فرمایا: ہر ذرہ جو تم کھاتے ہو، تمھارے لئے لکھا ہوتا ہے اور تم موت کے منہ کا نوالہ ہو، جس میں ناکام لوگوں کے لئے عذاب ہے اور کامیاب لوگوں کے لئے اجر ہے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل مندرجہ ذیل آیات میں فرماتا ہے

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

ہر روح موت کا مزہ چکھے گی، روزِ قیامت تمھارے اعمال کا اجر ملے گا۔ جو بھی آگ سے بچ کر، جنت میں داخل ہو وہ کامیاب ہے۔ دنیاوی زندگی کا مطلب صرف خیالی (تصّوراتی) لطف ہے۔(3:185)

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

اللہ عزوجل کو علم ہے ہر لمحے کا، وہ ہی ہے جو بارش برساتا ہے اور جانتا ہے (ماؤں کے) ارحام میں کیا ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کمائے گا اور نہ ہی کوئی جانتا ہے کہ کس زمین میں مرے گا، مگر اللہ جانتا ہے اور علم رکھتا ہے۔(31:34)

وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

جب کسی انسان کی مدّت ختم ہو جاتی ہے تو خدا اس میں تاخیر کی اجازت نہیں دیتا اور خدا خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔(63:11)

موت کافر کے لئے سزا ہے مگر مومن کے لئے زندگی

فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

وہ جو کچھ بھی کماتے ہیں، اس کیلئے بہت کم خوشی ہے مگر بہت زیادہ رونا ہے۔(9:82)

قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ خَالِصَةً مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

کہو! اگر آخرت میں تمھارا اپنا گھر ہو، دوسروں کی بجائے تو تم موت کی تمنّا کرنے لگو، اگر تم سچوں میں سے ہو۔(2:94)

موت مومن کے لیے خوشخبری ہے

المفسر، عن أحمد بن الحسن الحسيني، عن الحسن بن علي الناصري، عن أبيه، عن أبي جعفر الجواد، عن آبائه عليهم السلام قال: قيل لامير المؤمنين عليه السلام: صف لنا الموت، فقال: على الخبير سقطتم، هو أحد ثلاثة امور يرد عليه: إما بشارة بنعيم الابد، وإما بشارة بعذاب الابد، وإما تحزين وتهويل وأمره مبهم، لا تدري من أي الفرق هو، فأما ولينا المطيع لامرنا فهو المبشر بنعيم الابد، وأما عدونا الخالف علينا فهو المبشر بعذاب الابد، وأما المبهم أمره الذي لا يدرى ما حاله فهو المؤمن المسرف على نفسه لا يدري ما يؤول إليه حاله، يأتيه الخبر مبهما مخوفا، ثم لن يسويه الله عزوجل بأعدائنا لكن يخرجه من النار بشفاعتنا، فاعملوا وأطيعوا ولا تتكلوا ولا تستصغروا عقوبة الله عزوجل فإن من المسرفين من لا تلحقه شفاعتنا إلا بعد عذاب ثلاثمائة ألف سنة

ایک شخص نے امیر المومنینؑ سے عرض کیا کہ موت کے متعلق کچھ فرمائیں، امامؑ نے فرمایا کہ تو نے ایسے شخص سے سوال کیا ہے جو موت سے اچھی طرح واقف ہے جب کسی کو موت آتی ہے تو تین باتوں میں سے ایک ضرور ہوتی ہے، یا تو اسے دائمی نعمتوں کی خوشخبری دی جاتی ہے یا ابدی عذاب کی خبر دی جاتی ہے یا مرنے والے پر خوف و دہشت طاری کی جاتی ہے اور اس کا امر مبہم رکھا جاتا ہے اُسے اِس کا علم ہی نہ ہو گا کہ وہ کس گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔ جو شخص ہمارا محب اور مطیع ہو گا اس کو دائمی نعمتوں کی خوشخبری دی جائیگی اور ہمارے دشمنوں کو ابدی عذاب کی خبر سنائی جائیگی، مگر جس شخص کا امر مبہم ہو اور اسے اپنے انجام کی خبر تک نہ ہو، وہ ایسا مومن ہو گا جس نے اپنے نفس پر اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے زیادتی کی ہو، وہ جانتا نہ ہو گا کہ اس کا انجام کیا ہو گا، اس کے پاس خوفناک اور مبہم خبریں آتی رہیں گی۔ اللہ ایسے شخص کو ہمارے دشمنوں کے ساتھ نہ ملائے گا بلکہ اس کو ہماری شفاعت کے ذریعہ دوزخ سے آزاد کریگا۔ پس تم لوگ نیک کام کرو، اللہ کی اطاعت کرو، اپنے پر بھروسہ کر کے بیٹھ نہ جاؤ اور اللہ کے عذاب کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ مسرفین میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہونگے جن کو ہماری شفاعت نہ ملے گی، مگر تین تین لاکھ سال عذاب الٰہی میں گرفتار رہنے کے بعد وہ جہنم سے نجات پائیں گے۔ [1].

امام محمد تقیؑ سے پوچھا گیا کہ لوگ مرنا کیوں پسند نہیں کرتے؟ امامؑ نے فرمایا! کہ انھیں موت کی حقیقت اور اس کی رحمتوں کا علم نہیں ہے، یقیناً گروہ مومن ہوں گے تو وہ پسند کریں گے، اور اللہ کے حکم کی تعمیل کریں گے، اور اس زندگی سے جو وہ گذار رہے ہیں آخرت کی زندگی کو بہتر سمجھیں گے۔ یہ ایسی ہی مثال ہے جیسے ایک بچہ یا ایک ناسمجھ انسان دوا استعمال نہیں کرتا حالانکہ وہ اس کو بیماری سے بچائے گی اور آرام دے گی۔ اگر ان کو پتہ چل جائے کہ آخرت میں کیا کچھ ملے گا تو وہ مرنے کی خواہش کرنے لگ جائیں اور ان کی یہ خواہش اس بیمار مریض کی زندگی اور صحت کی خواہش سے کہیں زیادہ شدید ہو گی۔ [2].

---

1 Nahjul Israr, vol. 2, pp. 375, original Ashen alfowaid, pp. 208, also Mani-Al-Akhbar-Page-288.

2 Nahjul Israr, vol. 2, pp. 377

مومن مختلف وجوہات سے مرتا ہے مگر خود کشی نہیں کرتا

محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن صفوان، عن معاوية بن عمار، عن ناجية قال: قلت لابي جعفر (عليه السلام): إن المغيرة يقول: إن المؤمن لا يبتلي بالجذام ولا بالبرص ولا بكذا ولا بكذا؟ فقال: إن كان لغافلا عن صاحب ياسين إنه كان مكنعا- ثم قال: إن المؤمن يبتلي بكل بلية ويموت بكل ميتة إلا أنه لا يقتل نفسه.

راوی کہتا ہے کہ میں نے امامؑ جعفرؑ الصادق سے کہا کہ مغیرہ کہتا ہے کہ مومن جذام، برص اور فلاں فلاں بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا۔ آپؑ نے فرمایا وہ غافل ہے صاحب یٰسین (حبیب النجار) کے حال سے جو مومن تھا (سورہ یٰسین میں اس کا ذکر ہے)، پھر امامؑ نے اپنی انگلیوں کو موڑ کر بتلایا کہ اس طرح اُس کی آدھی انگلیاں رہ گئیں تھیں، پھر فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں اُس کی آدھی انگلیوں کو جو جذام سے گر گئیں تھیں، وہ اہل انطاکیہ کے پاس آئے، ان کو عذاب الٰہی سے ڈرایا، دوسرے روز پھر صبح کو انھیں سمجھانے گئے تو انھوں نے قتل کر دیا، پھر فرمایا مومن ہر بلا میں مبتلا ہوتا ہے اور ہر طرح کی موت مرتا ہے مگر وہ خود کشی نہیں کرتا۔[3].

اچانک موت

وقال رسول الله صلى الله عليه وآله: " إن موت الفجأة تخفيف على المؤمن وراحة، وأخذة أسف على الكافر "

رسولؐ اللہ نے فرمایا! مومن کی اچانک موت اس کے لئے آسان اور آرام دہ ہے لیکن کافر کے لئے دردناک ہے۔ [4].

نزع کی سختی

وسئل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم " كيف يتوفى ملك الموت المؤمن؟ فقال: إن ملك الموت ليقف من المؤمن عند موته موقف العبد الذليل من المولى فيقوم وأصحابه لا يدنو منه حتى يبدأه بالتسليم ويبشره بالجنة ".

رسولؐ اللہ سے پوچھا گیا کہ ملک الموت ایک مومن کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: موت کے وقت ملک الموت ظاہر ہو کر مومن کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے اور ایسے عمل کرتا ہے جیسا کہ کوئی وفادار غلام اپنے آقا کے سامنے کرتا ہے، ملک الموت اس وقت تک روح قبض نہیں کرتا جب تک مومن جنت میں جانے کے لئے راضی نہ ہو جائے۔[5].

عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: إن الله عز وجل إذا كان من أمره أن يكرم عبدا وله ذنب ابتلاه بالسقم، فإن لم يفعل ذلك له ابتلاه بالحاجة فإن لم يفعل به ذلك شدد عليه الموت ليكافيه بذلك الذنب، قال: وإذا كان من أمره أن يهين عبدا وله عنده حسنة صحح بدنه، فإن لم يفعل به ذلك وسع عليه في رزقة، فإن هو لم يفعل ذلك به هون عليه الموت ليكافيه بتلك الحسنة

---

3 Al-Kafi Vol-2 Page 254
4 Manlayazahoor Alfaqi Vol-1 Page-134
5 Manlayazahoor Alfaqi Vol-1 Page-135

امامؑ محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ جب اللہ کسی بندے کے درجات آخرت میں بلند کرنا چاہتا ہے جس نے اس دنیا میں کچھ گناہ کیے ہوں تو یا تو وہ اس کو اس دنیا میں بیمار کر دیتا ہے یا اس کو فقر میں مبتلا کر دیتا ہے یا پھر موت کو اس کے لئے تکلیف دہ بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسا اس لئے کرتا ہے تاکہ گناہوں کے باوجود اس کے درجات آخرت میں بلند ہوں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اس کے اچھے کاموں کا جو اس نے اِس دنیا میں کیئے ہوں، آخرت میں اجر دینا نہیں چاہتا تو وہ اس کو اِس دنیا میں اچھی صحت یا خوب مال و دولت یا موت کو اس دنیا میں آسان کر دیتا ہے تاکہ اس کے اچھے کاموں کا اس دنیا میں ہی بدلہ مل جائے۔[6].

مریض کی عیادت

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا ع قَالَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَقُلْ أُعِيذُكَ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَفَّارٍ وَ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ

زرارہ نے امامؑ محمد باقرؑ یا امامؑ جعفر صادقؑ سے بیان کیا ہے، جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو کہو میں تجھے پناہ میں دیتا ہوں رب عظیم کی جو عرش عظیم کا رب ہے ہر اس رگ کے شر سے جو جوش میں ہو اور آگ کی حرارت کے شر سے۔ (سات مرتبہ دہرایئے)[7].

اپنی زندگی میں کفن تیار کرنا

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: إذا أعد الرجل كفنه فهو مأجور كلما نظر إليه.

امامؑ ابو عبد اللہؑ نے فرمایا! جب کوئی شخص اپنا کفن تیار کر کے (گھر میں) رکھ دے تو جب بھی وہ اس پر نظر ڈالتا ہے تو اسے اجر و ثواب ملتا ہے۔ [8].

وعن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن سنان، عمن أخبره، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: من كان كفنه معه في بيته لم يكتب من الغافلين، وكان مأجورا كلما نظر إليه.

امامؑ ابو عبد اللہؑ نے فرمایا! جس شخص کا (تیار شدہ) کفن گھر میں اس کے پاس موجود ہو وہ غافلوں میں سے شمار نہیں ہوتا، اور جب بھی اس پر نظر کرتا ہے تو اسے ثواب ملتا ہے۔[9].

عن جعفر بن علي، عن جده الحسن بن علي، عن جده عبد الله بن المغيرة، عن إسماعيل بن مسلم، عن الصادق، عن آبائه (عليهم السلام) قال: قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): إذا أعد الرجل كفنه كان مأجورا كلما نظر إليه

---

6 Usool-e-Kafi, vol.2, pp. 444
7 Usool-e-Kafi, tradition 12, vol. 5, pp. 216.
8 Al-Kafi Vol-3.Page-253.
9 Tahzeb ulisalamVol-1.Page-449.

امامؑ جعفر صادقؑ اپنے والدؑ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا! جب کوئی شخص اپنا کفن تیار کرکے رکھ لیتا ہے تو جب بھی وہ اس پر نظر ڈالتا ہے، اس کو ہر دفعہ ثواب ملتا ہے۔[10]

عمدہ کفن بنانا چاہیے

محمد بن الحسن بإسناده عن علي بن الحكم، عن يونس بن يعقوب قال: قال أبو عبد الله (عليه السلام): إن أبي أوصاني عند الموت: يا جعفر كفني في ثوب كذا وكذا واشتر لي بردا واحدا وعمامة، وأجدهما، فإن الموتى يتباهون بأكفانهم.

یونس بن یعقوب حضرت امامؑ جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والدؑ (حضرت امامؑ محمد باقرؑ) نے شہادت کے وقت مجھے وصیت فرمائی کہ یا جعفرؑ! مجھے فلاں فلاں کپڑے میں کفن دینا اور میرے لئے ایک عمدہ چادر اور عمامہ خریدنا کیوں کہ مردے (بروز قیامت) اپنے کفنوں پر فخر کریں گے۔[11]

وبإسناده عن محمد بن أحمد بن يحيى، عن محمد بن عيسى، عن ابن سنان، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: تنوقوا في الاكفان، فإنهم يبعثون بها.

محمد بن احمد بن یحییٰ روایت کرتے ہیں محمد بن عیسیٰ سے کہ محمد بن سنان روایت کرتے ہیں امامؑ ابو عبداللہؑ نے فرمایا! کفن اچھے بناؤ کیوں کہ مردے اسی کے ساتھ اُٹھائے جائیں گے۔[12]

وعن عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن محمد بن عمرو بن سعيد، عن يونس بن يعقوب، عن أبي الحسن الاول (عليه السلام)، قال: سمعته يقول: إني كفنت أبي في ثوبين شطويين، كان يحرم فيهما، وفي قميص من قمصه، وعمامة كانت لعلي بن الحسين (عليه السلام)، وفي برد اشتريته بأربعين دينارا، ولو كان اليوم لساوى أربعمائة دينار

یونس بن یعقوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالحسنؑ الاول کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپؑ فرمارہے تھے کہ میں نے اپنے والد کو دو شطویین (یمن کا خاص کپڑا) کپڑوں میں کفن دیا جن میں وہ احرام باندھا کرتے تھے اور ان کی قمیضوں میں سے ایک قمیض میں اور ایک عمامہ میں جو حضرت امامؑ علیؑ ابن الحسینؑ کا تھا اور ایک چادر میں جو میں نے چالیس دینار کی خریدی تھی جو اگر آج ہوتی تو چار سو دینار کی ہوتی۔[13]

ويأتي ما يدل على أن موسى بن جعفر (عليه السلام) كفن في حبرة استعملت له بألفين وخمسمائة دينار، عليها القرآن

امامؑ موسیٰ بن جعفرؑ کے کفن کے بارے میں روایت ہے کہ امامؑ کے کفن کے لئے چادر ڈھائی ہزار دینار میں خریدی گئی تھی اور اس پر پورا قرآن تحریر تھا۔[14]

---

10 Wasilushia Vol-3.Page-50
11 Wasailu shai. Vol-3. Page-39.
12 Al-Kafi Vol-3.Page-149.
13 Wasailu shia Vol-3 Page-39.
14 Wasailu shia Vol-3 Page-39

سفید رنگ کا کفن بہتر ہے

محمد بن يعقوب، عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن القداح، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): البسوا البياض، فإنه أطيب وأطهر، وكفنوا فيه موتاكم

امامؑ ابو عبداللہؑ سے روایت ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا کہ سفید رنگ کا لباس پہنا کرو، یہ بہت پاک و پاکیزہ رنگ ہے اور اسی رنگ میں اپنے مردوں کو کفن بھی دیا کرو۔[15]

عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد عن الحسن بن علي، عن أحمد بن عائذ، عن الحسين بن مختار قال: قلت لابي عبد الله (عليه السلام): يحرم الرجل في الثوب الاسود؟ قال: لا يحرم في الثوب الاسود ولا يكفن به الميت

مختلف اصحاب سے روایت ہے کہ الحسین بن مختار نے امامؑ ابو عبداللہؑ سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص احرام کیلئے کالے کپڑے کا استعمال کر سکتا ہے، امامؑ، نے جواب دیا کہ کسی شخص کو نہ کالے کپڑے کا احرام بنانا چاہیے اور نہ ہی مردے کو کالے رنگ کا کفن دینا چاہیے۔[16]

کفن پر کیا تحریر کرنا چاہیے

حمد بن علي بن أبي طالب الطبرسي في (الاحتجاج): عن محمد بن عبد الله بن جعفر الحميري، عن صاحب الزمان (عليه السلام)، أنه كتب إليه: قد روي لنا عن الصادق (عليه السلام) أنه كتب على إزار إسماعيل ابنه: إسماعيل يشهد أن لا إله إلا الله، فهل يجوز لنا أن نكتب مثل ذلك بطين القبر أم غيره ؟ فأجاب: يجوز ذلك، والحمد لله.

امامؑ زمانہ سے سوال کیا گیا کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ امامؑ الصادق نے اپنے بیٹے اسماعیل کے کفن پر لکھا تھا کہ اسماعیل گواہی دیتا ہے کہ کوئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے، اور کیا ہمیں بھی اس بات کی اجازت ہے کہ ہم خاکِ شفا یا کسی اور چیز سے ایسا کریں۔ امامؑ نے جواب دیا 'ہاں' اس کی اجازت ہے اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے۔[17]

امامؑ علیؑ رضا، اپنے اصحاب میں سے ایک صحابی کی عیادت کیلئے گئے جو بستر مرگ پر تھا۔ آپؑ نے اس کی مزاج پرسی فرمائی، اس نے جواب دیا کہ میں آپؑ کی پچھلی دفعہ کی عیادت کے بعد بہت زیادہ درد اور بے چینی میں مبتلا ہو گیا تھا، آپؑ نے فرمایا کہ یہ پریشانی موت کی وجہ سے نہیں بلکہ تمھاری بیماری کی وجہ سے ہے پھر آپؑ نے اس کو موت کے بارے میں بتایا اور ان لوگوں کی دو قسموں کے بارے میں بتایا، ایک وہ جن کو موت پا کر سکون ملتا ہے اور دوسری قسم وہ ہے جن کے مرنے کے بعد باقی لوگوں کو سکون ملتا ہے، آپؑ نے اس کو تلقین کی کہ وہ دوبارہ گواہی دے توحید، رسالت اور امامت کی تاکہ وہ ان لوگوں میں شامل ہو جائے جن کو موت کے بعد راحت و سکون ملتا ہے۔ اس نے فوراً اس پر عمل کیا۔[18]

---

15 Al-Kafi.Vol-3,Page-148
16 Al-kafi v-4 p-341
17 Wasil u Shia Vol-3,Page-53
18 Nahjul Israr, vol. 2, pp. 377

میت کو قبلہ رخ ہونا چاہیے

محمد بن الحسن بإسناده عن محمد بن علي بن محبوب، عن العباس بن معروف، عن عبد الله بن المغيرة، عن ذريح، عن أبي عبد الله (عليه السلام) في (حديث) قال: وإذا وجهت الميت للقبلة فاستقبل بوجهه القبلة، لا تجعله معترضا كما يجعل الناس

محمد بن الحسن روایت کرتے ہیں کہ امامؑ ابو عبداللہؑ سے کہ امامؑ نے فرمایا، ہمارے مخالفین کے برخلاف تمھیں چاہیے کہ اپنی میت کو قبلہ رخ ایسے رکھو کہ اس کا چہرہ قبلہ کی جانب ہو۔[19]

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير عن هشام بن سالم، عن سليمان بن خالد قال: سمعت أبا عبد الله (عليه السلام) يقول: إذا مات لاحدكم ميت فسجوه تجاه القبلة، وكذلك إذا غسل يحفر له موضع المغتسل تجاه القبلة فيكون مستقبل باطن قدميه ووجهه إلى القبلة

مختلف راویوں نے روایت کی ہے امامؑ ابو عبداللہؑ سے کہ تم میں سے جب کوئی مر جائے تو میت کو قبلہ رخ لٹاؤ نہ صرف موت کے بعد بلکہ غسل میت کے وقت بھی، میت کا چہرہ اور پاؤں کے تلوے قبلہ رخ ہونا چاہیے۔[20]

غسل میت

وعن عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رئاب ، عن الحلبي قال : قال أبو عبدالله (عليه السلام) : يغسل الميت ثلاث غسلات ، مرة بالسدر ، ومرة بالماء يطرح فيه الكافور ، ومرة اخرى بالماء القراح ، ثم يكفن ، الحديث

امامؑ ابو عبداللہؑ سے روایت ہے کہ کفن دینے سے پہلے میت کو تین غسل دینے چاہیے، فرمایا! پہلا غسل آب سدر سے، دوسرا آب کافور سے اور آخر میں تیسرا غسل خالص پانی سے دو۔[21]

عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال – في حديث –: إن رجلا سأل أبا جعفر (عليه السلام) عن الميت لم يغسل غسل الجنابة ؟ قال: إذا خرجت الروح من البدن خرجت النطفة التي خلق منها بعينها منه، كائنا ما كان، صغيرا أو كبيرا، ذكرا أو انثى، فلذلك يغسل غسل الجنابة، الحديث

ایک دفعہ امامؑ ابو عبداللہؑ سے کسی شخص نے پوچھا کہ مردے کو غسل میت، غسل جنابت کی طرح کیوں دیا جاتا ہے؟ امامؑ نے فرمایا! 'نطفہ' جس سے انسان کی تخلیق ہوتی ہے، انسان کے مرنے کے بعد اس کے جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ بچہ ہو یا بوڑھا۔ اس لیے ضروری ہے کہ جسم کو پاک کیا جائے کیوں کہ نطفہ کے خارج ہونے سے انسان نجس ہو جاتا ہے۔[22]

---

19 Wasil u Shia Vol-2,Page-491
20 Wasil u Shia Vol-2,Page-452
21 Wasil u Shia Vol-2,Page-481

وعنه ، عن أبيه ، عن رجاله ، عن يونس ، عنهم (عليهم السلام) قال : إذا أردت غسل الميت فضعه على المغتسل مستقبل القبلة ، فإن كان عليه قميص فاخرج يده من القميص واجمع قميصه على عورته ، وارفعه من رجليه إلى فوق الركبة ، وإن لم يكن عليه قميص فألق على عورته خرقة ، اضربه بيدك حتى ترتفع رغوته ، واعزل الرغوة في شيء ، وصب الاخر في الأجانة الي فيها الماء ، ثم اغسل يديه ثلاث مرات كما يغسل الإنسان من الجنابة إلى نصف الذراع ، ثم اغسل فرجه ونقه ، ثم اغسل رأسه بالرغوة وبالغ في ذلك واجتهد أن لا يدخل الماء منخريه ومسامعه ، ثم اضجعه على جانبه الأيسر ، وصب الماء من نصف رأسه إلى قدميه ثلاث مرات ، وادلك بدنه دلكا رفيقا. وكذلك ظهره وبطنه ، ثم اضجعه على جانبه الأيمن وافعل به مثل ذلك ، ثم صب ذلك الماء من الأجانة واغسل الأجانة بماء قراح ، واغسل يديك إلى المرفقين.

ثمّ صب الماء في الآنية والق فيه حبات كافور ، وافعل به كما فعلت في المرة الاولى ، ابدأ بيديه ، ثم بفرجه ، وامسح بطنه مسحا رفيقا ، فإن خرج منه شيء فانقه ، ثم اغسل رأسه ، ثم أضجعه على جنبه الأيسر ، واغسل جنبه الأيمن وظهره وبطنه ، ثم أضجعه على جنبه الأيمن ، واغسل جنبه الأيسر كما فعلت أول مرة.

ثم اغسل يديك إلى المرفقين والآنية وصبّ فيه ماء القراح ، واغسله بماء القراح كلما غسلت في المرتين الأولتين ، ثمّ نشّفه بثوب طاهر ، واعمد إلى قطن فذر عليه شيئا من حنوط وضعه على فرجه قبل ودبر(4)،واحش القطن في دبره لئلا يخرج منه شيء ، وخذ خرقة طويلة عرضها شبر فشدها من حقويه ، وضم فخذيه ضما شديدا ولفها في فخذيه ، ثم أُخرج رأسها من تحت رجليه إلى الجانب الأيمن ، واغرزها في الموضع الذي لففت فيه الخرقة ، وتكون الخرقة طويلة تلف فخذيه من حقويه إلى ركبتيه لفا شديدا

مختلف راوی بیان کرتے ہیں کہ امامؑ نے فرمایا۔ جب میت کو غسل دینا چاہو۔ تو میت کو تخت پر رو قبلہ لٹاؤ اور اگر اس کے بدن پر قمیض ہو تو میت کے ہاتھوں کو اس سے نکال کر اور اسے اکھٹا کر کے اس کی شرم گاہ پر رکھو اور اسے اس کے گھٹنوں کے اوپر تک لیجاؤ اور اگر قمیض نہ ہو تو کپڑے کا کوئی اور ٹکڑا اس کی شرم گاہ پر رکھو اور کسی طشت میں بیری کے کچھ پتے رکھ کر پھر اُس کے اوپر پانی ڈال کر ہاتھ سے اس قدر ملو کہ جھاگ بلند ہو جائے پھر جھاگ کو الگ کر کے باقی آبِ سدر کسی بڑے برتن میں دوسرے پانی سے ملا کر پہلے نصف کلائی تک اس طرح تین بار اس کے دونوں ہاتھ دھوؤ کہ جس طرح جنب آدمی دھوتا ہے پھر اس کی شرم گاہ کو دھوؤ۔ (بعد ازاں غسل شروع کرو) اور جھاگ (اور آبِ سدر) سے پہلے سر کو خوب رگڑ کر (تین بار) دھوؤ اور خیال رکھو کہ پانی اس کے کان اور ناک میں داخل نہ ہونے پائے پھر اسے بائیں کروٹ لٹا کر اس کی دائیں جانب کو نیم سر سے لیکر قدموں تک تین بار دھوؤ اور بدن کو، پشت و پیٹ کو نرم نرم ملو اس کے بعد اسے دائیں کروٹ پر لٹا کر اسی طرح تین بار بائیں جانب کو دھوؤ اگر بڑے برتن میں کچھ آبِ سدر بچ جائے تو اسے اُنڈیل دو اور برتن کو خالص پانی سے دھو کر اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھو لو۔ اب برتن میں کچھ کافور ڈال کر آبِ کافور تیار کر و اور پھر بدستور سابق اسے اس پانی سے تین تین بار سر اور دائیں و بائیں جانب کو غسل دو مگر پہلے میت کے ہاتھوں اور شرم گاہ کو دھوؤ اور پیٹ کو نرم نرم ملو اور کچھ رطوبت خارج ہو تو اسے صاف کر دو۔ پھر برتن کو اور اپنے ہاتھ کو کہنیوں تک دھو کر برتن میں آبِ خالص ڈال کر بدستور سابق اس سے غسل دو اور غسل مکمل ہونے کے بعد بدن کو صاف ستھرے کپڑے سے خشک کرو۔ پھر روئی پر کچھ حنوط لگا کر شرم گاہ پر رکھو۔ اور عباسہ خرقہ (ران پیچ) لیکر جس کا عرض تقریباً ایک بالشت ہو اس کے تہمند باندھنے کی جگہ رکھ کر اس کی دونوں رانوں کو کس کر باندھ دو تاکہ میت کے جسم سے کوئی غلاظت وغیرہ باہر نہ نکل سکے۔[23]

---

22 Wasil u Shia Vol-2,Page-487

23 Wasil u Shia Vol-2,Page-480

گرم پانی کا استعمال نامناسب ہے جب تک کہ غاسل کو ٹھنڈے پانی سے خطرہ ہو

محمد بن الحسن بإسناده عن علي بن مهزيار ، عن فضالة،عن أبان ، عن زرارة قال : قال أبو جعفر(عليه السلام) : لا يسخن الماء للميت

امام ابو جعفرؑ نے فرمایا کہ غسلِ میت کیلئے گرم پانی کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ [24].

محمد بن يعقوب ، عن عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن عدة من أصحابنا ، عن أبي عبدالله (عليه السلام) قال : لا تسخن (للميت الماء) (1) ، لا تُعجل (2) له النار ، ولا يُحنط بمسك.

امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا میت کے لئے پانی گرم نہ کیا جائے اس کے لیے یہ ایسا ہی ہے جیسا دوزخ کی آگ کی جلدی کی جائے اور نہ ہی اسے کستوری سے حنوط دیا جائے۔[25].

قال : وروي في حديث آخر : إلآ أن يكون شتاءاً بارداً فتوقي الميت مما توقي منه نفسك

ایک روایت میں ہے کہ سخت سردی کے موسم میں میت کیلئے گرم پانی استعمال کر کے اس کو ٹھنڈ سے بچاؤ جیسے اپنے آپ کو بچاتے ہو۔ [26].

وبإسناده عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن رجل ، عن أبي جعفر وأبي عبدالله (عليهما السلام) قالا : لا يقرب الميت ماءاً حامياً

امام ابو جعفرؑ اور امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا: میت کو گرم پانی سے غسل دینا مناسب نہیں ہے۔[27].

میت کے ساتھ نرمی برتنا چاہیے

وبإسناده عن الحسين بن سعيد، عن ابن أبي عمير، عن إبراهيم الخراز، عن عثمان (النوا) قال: قلت لابي عبد الله (عليه السلام): إني اغسل الموتى، قال: أو تحسن ؟ قلت: إني اغسل، قال: إذا غسلت ميتا فارفق به ولا (تعصره) ولا تقربن شيئا (من) مسامعه بكافور.

عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ کو بتایا کہ میں مردوں کو غسل دیتا ہوں، امامؑ نے فرمایا: آیا اچھی طرح دیتا ہے، عرض کیا: بس غسل دیتا ہوں، امامؑ نے فرمایا: جب کسی میت کو غسل دو تو اس کے ساتھ نرمی برتو اور اسے نہ دباؤ اور نہ کافور اس کے کانوں تک جانے پائے۔[28].

---

24 Al-kafi Vol-3,Page-147
25 Al-kafi Vol-3,Page-147
26 Manlayazahoor Al-Faqi Vol-1 Page-142
27 Wasil u Shia Vol-2,Page-499
28 Wasil u Shia Vol-2,Page-497

کفن دینے کے بعد میت سے کوئی چیز الگ نہ کرو

محمد بن يعقوب عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن بعض أصحابه، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: لا يمس من الميت شعر ولا ظفر وإن سقط منه شيئ فاجعله في كفنه

امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا: میت کے نہ بال کاٹے جائیں نہ ناخن اور خود بخود کچھ گر جائیں تو ان کو کفن میں رکھ دو۔[29].

کسی چیز کے خارج ہونے کی صورت میں دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں

روح بن عبد الرحيم، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: إن بدا من الميت شيئ بعد غسله فاغسل الذي بدا منه ولا تعد الغسل

روح بن عبدالرحیم روایت کرتے ہیں امام ابو عبداللہؑ سے: اگر میت سے کوئی نجس چیز خارج ہو تو صرف اس حصہ کو دھونا کافی ہے دوبارہ غسل دینے کی ضرورت نہیں۔ [30].

عن ابن أبي عمير، عن بعض أصحابنا، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: إذ خرج من الميت شيئ بعد ما يكفن فأصاب الكفن قرض منه

ابن ابی عمیر اپنے کچھ دوستوں سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے امام ابو عبداللہؑ سے فرماتے سنا کہ: میت کو کفن دینے کے بعد اگر کفن کا کوئی حصہ میت سے خارج ہونے والی رطوبت سے نجس ہو جائے تو اس حصہ کو کاٹ دینا چاہیے۔ [31].

کفن اور اس کے لوازمات

عن عبد الله بن سنان قال: قلت لابي عبد الله (عليه السلام): كيف أصنع بالكفن ؟ قال: تؤخذ خرقة فيشد بها على مقعدته ورجليه، قلت: فالازار ؟ قال: لا ، إنها لا تعد شيئا، إنما تصنع لتضم ما هناك لئلا يخرج منه شيء، وما يصنع من القطن أفضل منها، ثم يخرق القميص إذا غسل، وينزع من رجليه، قال: ثم الكفن قميص غير مزرور ولا مكفوف، وعمامة يعصب بها رأسه، ويرد فضلها على رجليه

عبداللہ بن سنان کہتا ہے کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ سے پوچھا کہ میت کو کفن کیسے دینا چاہیے؟ امامؑ نے جواب دیا کہ ایک ران پیچ لیا جائے جس سے اس کے مقعد کو (اس پر کچھ کپاس رکھ کر) اور رانوں کو باندھا جائے راوی نے عرض کیا پھر لنگی کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا: ران پیچ کفن میں شمار نہیں ہوتا وہ تو صرف اس لئے باندھا جاتا ہے کہ مقعد وغیرہ سے کوئی چیز نہ نکلے اس لئے لنگی ضروری ہے۔ پھر کفن اگر کپاس کا ہو تو افضل ہے۔ غسل

---

29 Al-Kafi Vol-3,Page-155
30 Wasil u Shia Vol-2,Page-542
31 Al-Kafi Vol-3,Page-156

دیتے وقت اس کی قمیض کو پھاڑ دیا جائے اور پاؤں کی طرف سے اتار لیا جائے، پھر فرمایا کفن تو قمیض ہے (لنگی اور چادر کے علاوہ) جس کے نہ بٹن ہو اور نہ کف، ایک عمامہ جس سے اس کا سر باندھا جائے جو تین سے چار پیچوں کے بعد اس کا باقی حصہ اس کے سینے پر ڈال دیا جائے۔ [32]

وعنهم، عن سهل، عن ابن محبوب، عن معاوية بن وهب، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: يكفن الميت في خمسة أثواب: قميص لا يزر عليه، وإزار، وخرقة يعصب بها وسطه، وبرد يلف فيه، وعمامة يعتم بها ويلقى فضلها على صدره

امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا: کفن پانچ کپڑوں میں دینا چاہیے، ۱) قمیض جس میں کوئی بٹن نہ ہو ۲) لنگی ۳) ران پیچ ۴) چادر، جس میں جسم کو لپیٹا جائے ۵) عمامہ، سر پر تین سے چار پیچ باندھ کر باقی حصہ سینہ پر ڈال دیا جائے۔ [33]

کافور کے متعلق احکام

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه رفعه قال: السنة في الحنوط ثلاثة عشر درهما وثلث، أكثره، وقال: إن جبرئيل (عليه السلام) نزل على رسول الله (صلى الله عليه وآله) بحنوط، وكان وزنه أربعين درهما، فقسمها رسول الله (صلى الله عليه وآله) ثلاثه أجزاء: جزءا له، وجزءا لعلي وجزءا لفاطمة (عليها السلام).

معصومؑ سے روایت ہے فرمایا: حنوط میں کافور کی جو مقدار سنت ہے وہ تیرہ درہم اور ایک ثلث ہے، فرمایا: جناب جبرئیلؑ حضرت رسولِ خداؐ کی خدمت میں جو حنوط لائے تھے اس کی مقدار چالیس درہم تھی جسے آنحضرتؐ نے تین حصوں میں تقسیم فرمایا ایک حصہ اپنے لیے، دوسرا حصہ علیؑ کے لیے، اور تیسرا حصہ جناب فاطمہ زہرا صلوات والسلام علیہا کے لیے۔ [34]

وعن عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن ابن أبي نجران، عن بعض أصحابه، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: أقل ما يجزي من الكافور للميت مثقال

امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا: کافور کی کم ترین مقدار جو میت کے لیے کافی ہے وہ ایک مثقال ہے۔ [35]

کفن اس کپڑے کا دینا چاہیے جس میں وہ نماز پڑھتا تھا

عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: إذا أردت أن تكفنه فإن استطعت أن يكون في كفنه ثوب كان يصلي فيه نظيف فافعل، فإن ذلك يستحب، أن يكفن فيما كان يصلي فيه. ورواه الصدوق قال: قال أبو جعفر الباقر (عليه السلام): إذا كفنت الميت فإن استطعت، وذكر الحديث

32 Al-Kafi Vol-3,Page-144
33 Al-Kafi Vol-3,Page-145
34 Al-Kafi Vol-3,Page-151
35 Al-Kafi Vol-3,Page-151

محمد بن مسلم روایت کرتے ہیں امام ابو جعفرؑ سے فرمایا: جب میت کو کفن دینا چاہو تو اگر ممکن ہو تو اس کے کفن میں اس پاک و پاکیزہ کپڑے کو بھی شامل کرو جس میں وہ نماز پڑھتا تھا۔[36].

کفن کو دھونی دینا اور اگربتی وغیرہ ممنوع ہیں

محمد بن الحسن بإسناده عن الحسن بن محبوب، عن أبي حمزة قال: قال أبو جعفر (عليه السلام): لا تقربواموتاكم النار، يعني الدخنة

امام جعفرؑ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کے پاس آگ نہ لے جاؤ یعنی انہیں دھونی نہ دو۔ [37].

عن ابن أبي عمير، عن بعض أصحابه، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: لا يجمر الكفن.

ابن ابی عمیر کہتا ہے امام ابو عبد اللہؑ نے فرمایا کہ کفن کے پاس دھونی دینے والی چیز نہ لیجاؤ، یعنی اگربتی وغیرہ۔ [38].

دو سر سبز جریدے قبر میں رکھنے کا حکم

عن زرارة قال: قلت لابي جعفر (عليه السلام): أرأيت الميت إذا مات لم تجعل معه الجريدة ؟ فقال: يتجافى عنه العذاب والحساب ما دام العود رطبا، إنما الحساب والعذاب كله في يوم واحد في ساعة واحدة، قدر ما يدخل القبر ويرجع القوم ، وإنما جعلت السعفتان لذلك فلا يصيبه عذاب ولا حساب بعد جفوفهما، إن شاء الله.

زرارہ نے امام جعفرِ صادقؑ کے والد سے پوچھا کہ اگر میت کے ساتھ جریدہ نہ رکھا جائے تو کیا ہوتا ہے ؟ امامؑ نے جواب دیا (اس کی برکت سے) مرنے والے سے عذاب و حساب دور ہو جاتا ہے جب تک وہ تر رہیں، پھر فرمایا اور یہ عذاب (فشارِ قبر) اور حساب دونوں ایک ہی دن اور اس کی بھی ایک ساعت میں ہوتے ہیں اور صرف اس قدر دیر لگتی ہے جس قدر مرنے والا قبر میں داخل ہوتا ہے اور لوگ واپس جاتے ہیں اس لیے شاخیں رکھی جاتی ہیں کہ یہ وقت ٹل جائے، اس کے بعد جب خشک ہو جائیگا، تو نہ عذاب ہوگا اور نہ حساب و کتاب۔ انشاللہ [39].

يحيى بن عبادة المكي، أنه قال: سمعت سفيان الثوري يسأل أبا جعفر (عليه السلام) عن التخضير ؟ فقال: إن رجلا من الانصار هلك فأوذن رسول الله (صلى الله عليه وآله) بموته، فقال لمن يليه من قرابته: خضروا صاحبكم، فما أقل المخضرين يوم القيامة، قال: وما التخضير ؟ قال: جريدة خضرة توضع من أصل اليدين إلى أصل الترقوة

یحییٰ بن عبادہ مکی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو حضرت ابو جعفرؑ سے یہ سوال کرتے سنا کہ میت کے ہمراہ سبز شاخیں کیوں رکھیں جاتی ہیں ؟ امامؑ نے فرمایا: انصار میں سے ایک شخص کا انتقال ہو گیا اور جب رسول خداؐ کو اس کی اطلاع دی گئی اور آنحضرتؐ وہاں تشریف لے گئے تو اس

36 Wasil u Shia Vol-3,Page-15
37 Wasil u Shia Vol-3,Page-20
38 Al-Kafi Vol-3,Page-147
39 Al-Kafi Vol-3,Page-152

کے قرابتداروں سے فرمایا: اپنے ساتھی کی تخفیر کرو (اس کے کفن میں سرسبز جریدہ رکھو) پھر فرمایا: بروز قیامت سرسبز جریدے والے کس قدر کم ہوں گے ؟ (کیوں کہ اکثریت والے تو رکھتے ہی نہیں) اس نے عرض کیا تخفیر کیا ہے ؟ فرمایا: سرسبز شاخ ہے جو ہاتھوں کی لمبائی کے برابر میت کے ساتھ رکھی جاتی ہے۔ ایک اور روایت میں امام موسی کاظمؑ نے وضاحت فرمائی کہ سرسبز جریدہ کسی بھی درخت کا ہو سکتا ہے مگر بہتر ہے کہ کھجور کے درخت کا ہو۔ [40].

تربتِ امام حسینؑ (خاکِ شفا) کفن اور قبر میں رکھنا مستحب ہے

محمد بن الحسن بإسناده عن محمد بن أحمد بن داود، عن أبيه، عن محمد بن عبد الله بن جعفر الحميري قال: كتبت إلى الفقيه (عليه السلام) أسأله عن طين القبر يوضع مع الميت في قبره، هل يجوز ذلك أم لا ؟ فأجاب – وقرأت التوقيع ومنه نسخت –: توضع مع الميت في قبره، ويخلط بحنوطه. إن شاء الله. ورواه الطبرسي في (الاحتجاج) عن محمد بن عبد الله بن جعفر، عن أبيه، عن صاحب الزمان (عليه السلام)، مثله

محمد بن عبداللہ بن جعفر الحمیری بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام موسی کاظمؑ کی خدمت میں خط ارسال کیا جس میں آپ سے قبر کی مٹی (خاکِ شفا) کے متعلق دریافت کیا تھا کہ آیا، میت کے ساتھ قبر میں رکھی جائے؟ آپ نے جواب لکھا: ہاں، اس کی قبر میں بھی رکھی جائے اور اس کے حنوط کے ساتھ بھی ملائی جائے انشااللہ۔ ایک اور روایت جو امامِ زمانہؑ سے ہے میں بھی ایسا ہی حکم دیا گیا ہے۔ [41].

حنوط اور میت کو کفن دینے اور لٹانے کی کیفیت

يونس، عنهم (عليهم السلام) قال في تحنيط الميت وتكفينه، قال: ابسط الحبرة بسطا، ثم ابسط عليها الازار، ثم ابسط القميص عليه، وترد مقدم القميص عليه، ثم اعمد إلى كافور مسحوق فضعه على جبهته موضع سجوده، وامسح بالكافور على جميع مفاصله من قرنه إلى قدمه، وفي رأسه وفي عنقه ومنكبيه ومرافقه، وفي كل مفصل من مفاصله من اليدين والرجلين، وفي وسط راحتيه، ثم يحمل فيوضع على قميصه، ويرد مقدم القميص عليه، ويكون القميص غير مكفوف ولا مزرور، ويجعل له قطعتين من جريد النخل رطبا قدر ذراع، يجعل له واحدة بين ركبتيه، نصف مما يلي الساق ونصف مما يلي الفخذ، ويجعل الاخرى تحت إبطه الايمن، ولا تجعل في منخريه ولا في بصره ومسامعه ولا على وجهه قطنا ولا كافورا، ثم يعمم، يؤخذ وسط العمامة فيثنى على رأسه بالتدوير، ثم يلقى فصل الشق الايمن على الايسر، والايسر على الايمن، ثم يمد على صدره. ورواه الشيخ بإسناده عن محمد بن يعقوب وكذا كل ما قبله

یونس بعض آئمہ طاہرینؑ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے میت کو کفن دینے اور حنوط کرنے کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: پہلے بڑی یمنی چادر بچھاؤ، پھر اس پر لنگی بچھاؤ، پھر اس پر قمیض اس طرح بچھاؤ (اس کا بالائی حصہ سر کی جانب رکھو اور اس پر میت کو لٹانے کے بعد) اس کا وہ بالائی حصہ میت پر الٹ دو، پھر کافور لے کر اس کی پیشانی کے مقام سجدہ پر اور سر سے لے کر قدم تک تمام جوڑوں پر نیز سر و گردن، کاندھے، کہنیوں، ہاتھوں

40 Wasil u Shia Vol-3,Page-21
41 Wasil u Shia Vol-3,Page-29

،پاؤں کے تمام جوڑوں،دونوں ہتھیلیوں کے وسط پر(پاؤں کے انگوٹھوں کے سروں پر)کافور لگاو،پھر میت کو اُٹھا کر کفن پر لٹاؤاور قمیض کا بالائی حصہ سر کی جانب سے اُٹھا کر اس پر اُلٹ دو، قمیض کے نہ بٹن ہوں نہ ہی کف،پھر کھجور کی شاخ کے دوتروتازہ جریدے بقدر ایک ہاتھ کے بناؤ پھر ایک کو اس طرح کہ آدھا رانوں میں اور آدھا دونوں گھٹنوں کے درمیان رہے اور دوسرے کو اس کی دائیں بغل کے نیچے رکھواور میت کے نتھنوں ،آنکھوں،کانوں،اور منہ پر نہ کپاس رکھواور نہ کافور لگاؤ،پھراس طرح عمامہ باندھو کہ اس کے وسط سے پکڑ کر سر پر دو چار چکر دو،(پھر قینچی کی طرح)دایاں سرابائیں سرے پراور بایاں سرادائیں پر ڈال کر دونوں کواس کے سینہ پر ڈال دو۔[42]

عن سماعة، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: إذا كفنت الميت فذر على كل ثوب شيئا من ذريرة وكافور

امام ابوعبداللہؑ سے روایت ہے کہ فرمایا: جب میت کو کفن دینے لگو توکفن کے ہر کپڑے پر کچھ ذریرہ اور کافور چھڑک لو۔[43]

نماز جنازہ

وبالاسناد عن الحلبي، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: تكبر، ثم تشهد{ التشهد ما نقله أبو بصير عن الصادق (عليه السلام) وهو: بسم الله وبالله والحمد لله وخير الأسماء كلها لله، أشهد أن لا إله إلاّ الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، أرسله بالحق بشيراً ونذيراً بين يد الساعة، وأشهد أن ربي نعم الربّ، وأنّ محمداً نعم الرسول، وأن علياً نعم الوصيّ ونعم الإمام، اللهم صل على محمد وآل محمد وتقبل شفاعته في أمته وارفع درجته، الحمد لله رب العالمين}، ثم تقول: إنا لله وإنا إليه راجعون، الحمد لله رب العالمين، رب الموت والحياة، صل على محمد وأهل بيته، جزى الله عنا محمدا خير الجزاء بما صنع بأمته، وبما بلغ من رسالات ربه، ثم تقول: اللهم عبدك ابن عبدك ابن أمتك، ناصيته بيدك، خلا من الدنيا واحتاج إلى رحمتك، وأنت غني عن عذابه، اللهم إنا لا نعلم منه إلا خيرا، وأنت أعلم به، اللهم إن كان محسنا فزد في إحسانه وتقبل منه، وإن كان مسيئا فاغفر له ذنبه وارحمه وتجاوز عنه برحمتك، اللهم ألحقه بنبيك، وثبته بالقول الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة، اللهم اسلك بنا وبه سبيل الهدى، واهدنا وإياه صراطك المستقيم، اللهم عفوك عفوك، ثم تكبر الثانية وتقول مثل ما قلت حتى تفرغ من خمس تكبيرات

الحلبی امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: پہلی تکبیر کہو

اللَّهُ أَكْبَرُ

اللہ اکبر

پھر تشہد پڑھو

42 Al-Kafi Vol-3,Page-143
43 Al-Kafi Vol-3,Page-143

بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَخَيْرُالا سَماءِ كُلُّهَا لِلهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَه ، لَاشَرِيْکَ لَه ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه ، وَرَسُوْلُه ، اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَنَذِيراً بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ وَاَشْهَدُ اَنَّ رَبِیّ نِعْمَ الرَّبَّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ عَلِيًّا نِعْمَ الْوَصِیُّ وَنِعْمَ الْاِمَامُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتُه ، فِی اُمَّتِهِ وَارْفَعْ دَرَجَتَه ، اَلْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اِءِنَّالِلهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَلْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبَّ الْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَ هْلِ بَيْتِهِ جَزَی اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا خَيْرَ الْجَزَاءِ بِمَا صَنَعَ بِاُ مَّتِهِ وَبِمَا بَلَّغْ مِنْ رِسَالَاتِ رَبِّهِ

مرد کے لیۓ :اَللّٰهُمَّ عَبْدُکَ ابْنُ عَبْدِکَ ابْنَ أَمَّتِکَ نَاضِيْتَةُ بِيَدِکَ خَلَا مِنَ الدَّنْيَا وَ احْتَاجَ اِءِ لَی رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ غَنِیّ عَنْ عَذَابِهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرَ ا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ

عورت کے لیۓ :اللَّهُم أَمَتُكَ ابْنَةُ عَبْدِكَ ابْنَةُ أَمَتِكَ نَاصِيَتُهُ بِيَدِكَ خَلاَ مِنَ الدُّنْيَا وَاحْتَاجَ إِلَی رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عذابها اللَّهُمَ إِنَّا لاَ نَعْلَمُ لَها إِلاَّ خَيْراًوَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهَا

اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِی اِءِحْسَانِهِ وَتَقَبَّلْ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْلَهُ ذُنْبَهُ وَارْحَمْهُ وَتَجَاوَزُ عَنْهُ بِرَحْمَتِکَ اَللّٰهُمَّ اءَ لْحِقْهُ بِنَبِيِّکَ وَاثَبَّتَهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِيی الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِيی الْاٰخِرَ ةِ اَللّٰهُمَّ اَسْءَلُکَ بِنَاوَبِه سَبِيْلَ الْهُدٰیٰ وَاِهْدِنَا وَاِيَّاهُ صِرَاطَکَ الْمُسْتَقِيْم اَللّٰهُمَّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ

اسم اللہ کے ساتھ۔اور سب حمد اللہ کے لیے ہے اور تمام اچھے اچھے نام اللہ کے لیے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ وحدة لا شریک کے اور میں گواہی دیتاہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عبد خاص اور اس کے رسول ہیں جنہیں اس نے حق کے ساتھ بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے قیامت تک کے لیے اور میں گواہی دیتاہوں کہ میرا رب پروردگار کتنا خوب پروردگار ہے اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنا خوب رسول ہے اور بے شک علی علیہ السلام کیا خوب وصی اور امام ہے۔اے میرے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد علیہم السلام پر صلوۃ نازل فرما۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی شفاعت فرمااور (امت) کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجات مزید منقشف فرماوالحمد للہ رب العالمین۔سب کچھ اللہ کیلئے ہے اور بے شک ہم نے اس کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔[44]

---

44 Al-Kafi Vol-3,Page-173

الحمدللہ رب العالمین سب حمداللہ کے لیے ہے جو عالمین کا پالنے والا ہے۔جو زندگی اور موت کا رب ہے۔اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت محمد علیہ السلام پر صلوۃ رحمت نازل فرما! اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہترین جزاء عطا فرما اس کی جزاء جو کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے لیے کیا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رب کی طرف سے حق رسالت ادا کیا۔

مرد کے لیئے :اے میرے اللہ تیرا بندہ تیرے بندے کا بیٹا اور تیری بندی کا بیٹا جس کی پیشانی تیرے قبضہ قدرت میں ہے یہ دنیا سے نکلا ہے اور تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسے عذاب دینے سے مستغنی ہے۔اے میرے اللہ ہم اس کی خیر کے ہی جاننے والے ہیں تو ہم سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔اے میرے اللہ اگر یہ نیک ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما۔

عورت کے لیئے :اے میرے اللہ تیری بندی تیرے بندے کی بیٹی اور تیری بندی کی بیٹی جس کی پیشانی تیرے قبضہ قدرت میں ہے یہ دنیا سے نکلا ہے اور تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسے عذاب دینے سے مستغنی ہے۔اے میرے اللہ ہم اس کی خیر کے ہی جاننے والے ہیں تو ہم سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔اے میرے اللہ اگر یہ نیک ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما۔

اور اس کی نیکیوں کو شرفِ قبولیت عطا فرما۔اگر یہ گناہ گار ہے تو اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما اور اس سے در گزر فرما اپنی رحمت کے ساتھ اے میرے اللہ! اسے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنگت نصیب فرما اور دنیا میں اسے قول ثابت پہ ثابت قدمی عطا فرما اور آخرت میں بھی۔اے میرے اللہ! میں اپنے لیے اور اس کے لیے تجھ سے ہدایت کے راستے کا سوال کرتا ہوں اے اللہ! ہمیں اور اسے صراط مستقیم کی ہدایت عطا فرما۔ اے میرے اللہ! تیری بخش اور عفوو کرم کا سوال ہے۔

اس کے بعد دوسری تکبیر کہو اور پہلے کی طرح (تشہد سے عفوک تک) دوبارہ پڑھو، یہاں تک کہ (کل) پانچ تکبیریں ہو جائیں[45] .

نمازِ جنازہ کی امامت (پیشِ نماز)

عن ابن أبي عمير، عن بعض أصحابه، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: يصلي على الجنازة أولى الناس بها، أو يأمر من يحب

ابنِ عمیر بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جنازہ پر وہ شخص نماز پڑھائے جو سب لوگوں سے زیادہ اس سے قرابت رکھتا ہو یا جسے وہ حکم دے۔[46] .

فقه الرضا (عليه السلام): " واعلم ان أولى الناس بالصلاة على الميت الولي أو من قدمه الولي، فإذا كان في القوم رجل من بني هاشم فهو أحق بالصلاة إذا قدمه الولي، فان تقدم من غير أن يقدمه الولي فهو الغاصب

یہ فقہِ رضا میں ہے: نمازِ جنازہ پڑھانے کا سب سے زیادہ حقدار اس کا ولی ہے یا وہ شخص جس کو ولی نامزد کرے لیکن اگر کوئی ہاشمی سید امام موجود ہو تو وہ جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار ہے، اگر کوئی نمازِ جنازہ پڑھائے ولی کی اجازت کے بغیر تو وہ غاصب ہو گا۔[47].

---

45 Al-Kafi Vol-3,Page-184
46 Al-Kafi Vol-3,Page-176

نمازِ جنازہ کی تہذیب (آداب)

محمد بن يعقوب، عن عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن إسماعيل بن مهران، عن سيف بن عميرة، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: لا يصلى على جنازة بحذاء، ولا بأس بالخف.

محمد بن یعقوب روایت کرتے ہیں امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا جوتے اتار کر نمازِ جنازہ پڑھنی چاہیے مگر جراب نہ اتارنے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔[48]

عن عمرو بن شمر، عن جابر، عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: كان رسول الله (صلى الله عليه وآله) يقوم من الرجال بحيال السرة، ومن النساء من دون ذلك قبل الصدر

عمرو بن شمر روایت کرتا ہے امام جعفرؑ نے فرمایا کہ رسولِ خداؐ مردوں کے نمازِ جنازہ ان کے ناف کے بالمقابل اور عورتوں کی نماز میں ان کے سینے کے بالمقابل کھڑے ہوتے تھے۔[49]

عن عبد الحميد بن سعد قال: قلت لابي الحسن (عليه السلام) الجنازة يخرج بها ولست على وضوء، فإن ذهبت أتوضأ فاتتني الصلاة، أيجزي لي أن أصلي عليها وأنا على غير وضوء ؟ فقال: تكون على طهر أحب إلي

عبدالحمید نے پوچھا امام الحسنؑ کے والد سے کہ کیا میں نمازِ جنازہ بغیر وضو کے پڑھ سکتا ہوں؟ ایسے حالات میں کہ اگر وضو کرتا ہوں تو نمازِ جنازہ ختم ہو جائے تو فرمایا ہاں کیوں کہ نمازِ جنازہ کی زیادہ اہمیت ہے۔[50]

بإسناده عن الفضل بن شاذان، عن الرضا (عليه السلام) قال: إنما جوزنا الصلاة على الميت بغير وضوء لانه ليس فيها ركوع ولا سجود، وإنما هي دعا ومسألة، وقد يجوز أن تدعو الله وتسأله على أي حال كنت، وإنما يجب الوضوء في الصلاة التي فيها ركوع وسجود

امام علی رضاؑ نے فرمایا: نمازِ جنازہ بغیر وضو کے پڑھی جاسکتی ہے کیونکہ اس میں رکوع و سجود نہیں ہے نمازِ جنازہ میں مردے کی خاطر شامل ہونا چاہیے لیکن جن نمازوں میں رکوع و سجود لازمی ہیں ان میں وضو کرنا واجب ہے۔[51]

محمد بن الحسن في كتاب (الغيبة) بإسناده عن محمد بن خالد، عن محمد بن عباد، عن موسى بن يحيى بن خالد، أن أبا إبراهيم (عليه السلام) قال ليحيى: يا با علي، أنا ميت وإنما بقي من أجلي أسبوع، فاكتم موتي وائتني يوم الجمعة عند الزوال، وصل علي أنت وأوليائي فرادى،

---

47 Fiqh-E-Raza[asws] 177
48 Al-Kafi Vol-3,Page-176
49 Wasil u Shia Vol-3,Page-119
50 Wasil u Shia Vol-3,Page-110
51 Wasil u Shia Vol-3,Page-111

محمد بن الحسن روایت کرتا ہے امام ابوابراہیمؑ (امام موسی کاظمؑ) نے فرمایا: اے ابا علی! میں ایک ہفتہ بعد اس دنیا سے چلا جاؤں گا لیکن اس کا کسی کو نہ بتانا اگلے جمعہ کو یہاں دوبارہ آنا اور میری نمازِ جنازہ فرادا ادا کرنا۔[52]

محمد بن الحسن بإسناده عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن علي بن الحكم، عن عبد الرحمن بن العرزمي، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: صليت خلف أبي عبد الله (عليه السلام) على جنازة فكبر خمسا، يرفع يده في كل تكبيرة.

محمد بن حسن، احمد بن محمد بن عیسیٰ، علی بن حکم، عبدالرحمن بن العرزمی امام ابی عبداللہؑ سے روایت بیان کرتا ہے کہ میں (عبدالرحمن بن العرزمی) نے امام ابی عبداللہؑ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی جس میں امامؑ نے پانچ تکبیریں کہیں اور ہر تکبیر پر اپنے ہاتھ بلند کیے۔[53]

چھ سال سے کم عمر بچے کی نمازِ جنازہ نہیں ہے

محمد بن يعقوب، عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن محمد بن خالد، والحسين بن سعيد جميعا، عن النضر بن سويد، عن يحيى بن عمران، عن ابن مسكان، عن زرارة قال: مات بني لابي جعفر (عليه السلام) فأخبر بموته فأمر به فغسل وكفن ومشى معه وصلى عليه وطرحت خمرة فقام عليها، ثم قام على قبره حتى فرغ منه، ثم انصرف وانصرفت معه حتى أني لامشي معه فقال: أما أنه لم يكن يصلى على مثل هذا وكان ابن ثلاث سنين، كان علي (عليه السلام) يأمر به فيدفن ولا يصلى عليه، ولكن الناس صنعوا شيئا فنحن نصنع مثله، قال: قلت: فمتى تجب عليه الصلاة ؟ فقال: إذا عقل الصلاة وكان ابن ست سنين، الحديث

زرارہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ امام جعفرؑ کے بیٹے کا انتقال ہوا حضرتؑ کو اس کی موت کی خبر دی گئی آپ نے حکم دیا کہ غسل وکفن دیا جائے آپ جنازہ کے ساتھ چلے اور اس پر نماز پڑھی میں نے چٹائی کا مصلے بچھا دیا آپ اس پر کھڑے ہو گئے بعد دفن قبر کے پاس آئے اس کے بعد واپس ہوئے میں آپ کے ساتھ چل رہا تھا مجھ سے فرمایا ایسے بچوں پر نماز نہیں پڑھی جاتی میرا بچہ تین سال کا تھا لیکن لوگوں نے اپنی طرف سے اس میں تصرف کر لیا یعنی کم سن بچوں پر نماز پڑھنے لگے ہم کو ان کا سا عمل کرنا پڑا، میں نے پوچھا کتنی عمر کے بچے پر نماز پڑھی جائے فرمایا جب نماز کو سمجھنے لگے اور چھ سال کا ہو جائے۔[54]

کمزور اور لاعلم کی میت کے لیے دعا

محمد بن علي بن الحسين بإسناده عن زرارة ومحمد بن مسلم، عن أبي جعفر (عليه السلام)، أنه قال: الصلاة على المستضعف والذي لا يعرف مذهبه: تصلي على النبي (صلى الله عليه وآله) ويدعى للمؤمنين والمؤمنات، ويقال: اللهم اغفر للذين تابوا واتبعوا سبيلك وقهم عذاب الجحيم، ويقال في الصلاة على من لا يعرف مذهبه: اللهم إن هذه النفس أنت أحييتها وأنت أمتها، اللهم ولها ما تولت، واحشرها مع من أحبت

52 Wasil u Shia Vol-3,Page-128
53 Wasil u Shia Vol-3,Page-93
54 Wasil u Shia Vol-3,Page-95

زارہ اور محمد بن مسلم روایت کرتے ہیں امام محمد باقرؑ سے کہ امامؑ نے فرمایا کہ المستضاف (وہ لوگ جن کو مذہب کی سمجھ بوجھ نہیں) کی نمازِ جنازہ اس طرح سے پڑھو کہ درود بھیجو رسول اللہؐ پر مغفرت مانگو مومنین اور مومنات کے لیے لیکن جب نماز جنازہ پڑھو تو کہو کہ یا اللہ! جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے بتائے ہوئے راستے پر چلے، ان کو معاف کر دے اور جہنم کی آگ سے محفوظ رکھنا اور جب نمازِ جنازہ پڑھو ایسے شخص کے لیے جس کے ایمان کے بارے میں علم نہ ہو تو کہو کہ یا اللہ! اس نفس (آدمی) جس کو تو نے زندگی دی اور اب موت دی ہے اس کو ان کے ساتھ دوبارہ زندہ کرنا جن کی یہ تعریف کرتا تھا اور ان ہی کے ساتھ اس کی منزل رکھنا جن سے یہ محبت کرتا تھا[55].

دشمنانِ اسلام کی نمازِ جنازہ

محمد بن علي بن الحسين بإسناده عن عبيد الله بن علي الحلبي، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: إذا صليت على عدو الله فقل: اللهم إنا لا نعلم منه إلا أنه عدو لك ولرسولك، اللهم فاحش قبره نارا، واحش جوفه نارا، وعجل به إلى النار، فإنه كان يوالي أعداءك، ويعادي أولیائك، ويبغض أهل بيت نبيك، اللهم ضيق عليه قبره، فإذا رفع فقل: اللهم لا ترفعه ولا تزكه

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جب نمازِ جنازہ پڑھو اللہ کے دشمن کی تو اللہ تعالیٰ کی معافی کے بجائے اس کے غضب کی دعا کرو اور کہو: یا اللہ ہم اس کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے مگر یہ تیرا اور تیرے نبیؐ کا دشمن ہے اس کی قبر کو بھڑکتی ہوئی آگ سے بھر دے اس کے دل کو آگ میں جلا دے اور اس کے آگ میں انجام کو جلدی کر یہ تیرے دشمنوں کا چاہنے والا اور تیرے مخلص بندوں کی راہ میں روکاٹ ڈالنے والا تھا تیرے نبیؐ اور آلِ نبیؐ کے خلاف بغض رکھتا تھا اس کی قبر کو اس پر تنگ کر دے جب اس کی میت پہنچائی جائے تو کہو یا اللہ! میں اس کے ساتھ نہیں ہوں اور اس کی حمایت نہیں کرتا۔ [56].

جب جنازہ دیکھو تو دعا

عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنِ اسْتَقْبَلَ جَنَازَةً أَوْ رَآهَا فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ صَدَقَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ- اللَّهُمَّ زِدْنَا إِيمَاناً وَ تَسْلِيماً الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَ قَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ- لَمْ يَبْقَ فِي السَّمَاءِ مَلَكٌ إِلَّا بَكَى رَحْمَةً لِصَوْتِهِ

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ خدا فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی جنازہ کو دیکھے اس وقت یہ دعا پڑھے: **اللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ صَدَقَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ- اللَّهُمَّ زِدْنَا إِيمَاناً وَ تَسْلِيماً الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَ قَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ**.[57]

[55] Wasil u Shia Vol-3,Page-67
[56] Al-Kafi Vol-3,Page-176
[57] Wasil u Shia Vol-3,Page-157

جنازہ اُٹھاتے وقت (کندھا دیتے ہوئے)

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْجَنَازَةِ إِذَا حُمِلَتْ كَيْفَ يَقُولُ الَّذِي يَحْمِلُهَا قَالَ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ- اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَات

امام ابو عبداللہؑ سے سوال کیا گیا کہ جنازہ اٹھاتے وقت کیا دعا پڑھنی چاہیے آپؑ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھو **بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ- اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَات**[58]

میت کے ساتھ چلنا

محمد بن يعقوب، عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعيل، عن محمد بن عذافر، عن إسحاق بن عمار، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: المشي خلف الجنازة أفضل من المشي بين يديها

امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا کہ جنازہ کے پیچھے چلنا بہتر ہے جنازہ کے آگے چلنے سے۔[59]

محمد بن الحسن، عن المفيد، عن الصدوق، عن محمد بن الحسن، عن أحمد بن إدريس، عن محمد بن أحمد بن يحيى، عن النوفلي، عن السكوني، عن جعفر، عن أبيه، عن آبائه، عن علي (عليهم السلام) قال: سمعت النبي (صلى الله عليه وآله) يقول: اتبعو الجنازة ولا تتبعكم، خالفوا أهل الكتاب

محمد بن الحسن نے مختلف راویوں سے روایت کی ہے میں نے سنا امام علیؑ سے کہ رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب کو نصیحت کی تھی کہ جنازہ کے آگے چلنے کی بجائے پیچھے چلنا چاہیے ایسا اہلِ کتاب کرتے تھے (مجوسی جنازہ کے آگے چلتے تھے)۔[60]

وعن أبي علي الاشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن الحجال، عن علي بن شجرة، عن أبي الوفاء المرادي، عن سدير، عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: من أحب أن يمشي ممشى الكرام الكاتبين فليمش جنبي

امام ابو جعفرؑ نے فرمایا: جو معصومینؑ کے راستے پر چلنا چاہتا ہے اس کو جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیے۔[61]

وعن عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن محمد بن أورمة، عن محمد بن عمرو، و حسين بن أحمد المنقري، عن يونس بن ظبيان، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: إمش أمام جنازة المسلم العارف، ولا تمش أمام جنازة الجاحد، فإن أمام جنازة المسلم ملائكة يسرعون به إلى الجنة وإن أمام جنازة الكافر ملائكة يسرعون به إلى النار

58 Wasil u Shia Vol-3,Page-158
59 Al-Kafi Vol-3,Page-169
60 Al-Tahzeeb Vol-1.Page-311
61 Wasil u Shia Vol-3,Page-148

امام ابو عبد اللہؑ نے فرمایا: کسی پرہیز گار مسلمان کے جنازہ کے آگے نہیں چلنا چاہیے اور نہ ہی کسی منافق یا کافر کے جنازہ کے آگے چلنا چاہیے مومن مسلمان کے جنازہ کے آگے فرشتے چلتے ہیں تاکہ اس کی جنت میں آمد کو تیز کر دیں اور ہمارے منکر کے آگے جانے والے فرشتے اس کو جہنم کی آگ کی طرف تیزی سے لیکر جاتے ہیں۔[62].

جنازے کو اٹھانے کا طریقہ

محمد بن إدريس في (آخر السرائر) نقلا من كتاب (الجامع) لاحمد بن محمد بن أبي نصر البزنطي، عن ابن أبي يعفور، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: السنة أن تستقبل الجنازة من جانبها الايمن، وهو مما يلي يسارك، ثم تصير إلى مؤخره وتدور عليه حتى ترجع إلى مقدمه.

امام ابو عبد اللہؑ سے روایت ہے کہ جنازہ کو اس طرح کندھا دے کہ پہلے اپنے داہنے کندھے پر سرہانے کی طرف سے لے پھر داہنے پیر کی طرف آئے پھر پیروں کی طرف سے ہوتا ہوا بائیں پیر کی طرف کندھا دے پھر آگے جا کر سرہانے کی جانب اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے۔[63]

چلنے اور دفنانے کا طریقہ

عن أبي بصير، قال: سمعت أبا جعفر (عليه السلام) يقول: من مشى مع جنازة حتى يصلى عليها ثم رجع كان له قيراط (من الاجر) فإذا مشى معها حتى تدفن كان له قيراطان، والقيراط مثل جبل أحد.

امام جعفرؑ نے فرمایا کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ چلے اور نماز میں شامل ہو تو اس کو ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے لیکن جو جنازہ کے دفن ہونے تک شامل رہے تو اس کو دو قیراط کا ثواب ملتا ہے ایک قیراط احد کے پہاڑ کی مانند ہے۔[64].

محمد بن علي بن الحسين بإسناده عن شعيب بن واقد، عن الحسين بن زيد، عن الصادق، عن آبائه (عليهم السلام) – في حديث المناهي – أن النبي (صلى الله عليه وآله) قال: من صلى على ميت صلى عليه سبعون ألف ملك، وغفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تأخر، فإن قام حتى يدفن ويحثى عليه التراب كان له بكل قدم نقلها قيراط من الاجر، والقيراط مثل جبل أحد

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو کوئی میت کے لیے نماز پڑھے تو ستر ہزار فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور اگر وہ تدفین تک میت کے ساتھ رہے تو اللہ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے اگر وہ رکا رہے یہاں تک کہ قبر پر مٹی ڈال دی جائے تو اس کا اجر احد کے پہاڑ کے برابر ہے۔ [65]

---

62 Al-Kafi Vol-3,Page-169
63 Wasil u Shia Vol-3,Page-155
64 Wasil u Shia Vol-3,Page-145
65 Wasil u Shia Vol-3,Page-146

قبر کھودنے کا اجر

محمد بن علي بن الحسين في (عقاب الاعمال) بإسناد تقدم في عيادة المريض عن رسول الله (صلى الله عليه وآله) قال: من احتفر لمسلم قبرا محتسبا حرمه الله على النار وبوأه بيتا من الجنة، وأورده حوضا فيه من الاباريق عدد (نجوم السماء) عرضه ما بين أيلة وصنعاء

رسول اللہؐ سے روایت کی جاتی ہے کہ جو کوئی بھی خدا کی خوشنودی کے لیے ایک مسلمان کی قبر کھودے تو اللہ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتا ہے اس کے بدلے جنت میں ایک گھر عطا کرتا ہے اس کو حوض کوثر سے پانی پینے کی اجازت دیتا ہے جس کے پیالوں کی تعداد ستاروں کی تعداد جتنی ہے اور جس کی چوڑائی یمن کے دو شہروں آلے اور ثنا کے درمیان فاصلہ جتنی ہے۔[66].

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن سيف بن عميرة، عن سعد بن طريف، عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: من حفر لميت قبرا كان كمن بواه بيتا موافقا إلى يوم القيامة

امام عبداللہؑ سے روایت ہے کہ کسی میت کے لیے قبر کھودنا ایسا ہے کہ جیسا اس کے لیے گھر بنانا، جس میں سے وہ روزِ قیامت دوبارہ زندہ ہو کر نکلے گا۔ [67]

قبر کی گہرائی

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني عن أبي عبد الله (عليه السلام) أن النبي (صلى الله عليه وآله) نهى أن يعمق القبر فوق ثلاثة أذرع

محمد بن یعقوب کہتا ہے کہ امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا کہ رسول خداؐ نے تابوت کو تین بازوؤں کی لمبائی سے زیادہ گہرا دفن کرنے سے منع فرمایا ہے۔[68].

میت کو دفنانے کا طریقہ

وعن أحمد بن عبدون عن علي بن محمد بن الزبير، عن علي بن الحسن بن فضال، عن أيوب بن نوح، عن محمد بن سنان، عن محمد بن عجلان قال: سمعت صادقا يصدق على الله – يعني أبا عبد الله (عليه السلام) – قال: إذا جئت بالميت إلى قبره فلا تفدحه بقبره، ولكن ضعه دون قبره بذراعين أو ثلاثة أذرع، ودعه حتى يتأهب للقبر ولا تفدحه به، الحديث

امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی جاتی ہے میت کو فوراً ہی قبر میں داخل نہ کرو بلکہ قبر سے دو سے تین بازو کی لمبائی کے فاصلے پر روک دو، پھر آخری بار الوداع کرو اور آہستہ آہستہ قبر میں داخل کرو کیوں کہ تم اس کی آخری منزل کی طرف لے جا رہے ہو۔ [69].

---

66 Wasil u Shia Vol-3,Page-160
67 Al-Kafi Vol-3,Page-165
68 Al-Kafi Vol-3,Page-166

محمد بن يعقوب، عن علي بن محمد، عن محمد بن أحمد الخراساني، عن أبيه، عن يونس قال: حديث سمعته عن أبي الحسن موسى (عليه السلام) ما ذكرته وأنا في بيت إلا ضاق علي، يقول: إذا أتيت بالميت إلى شفير القبر فأمهله ساعة فإنه يأخذ أهبته للسؤال

علی بن محمد نے روایت کی ہے محمد بن احمد سے اس نے اپنے والد سے اور انھوں نے امام ابوالحسنؑ (امام موسیٰ کاظمؑ) سے سنا کہ میت کو قبر کے نزدیک لے جا کر روک لو کچھ دیر تاکہ وہ اپنی آخری منزل کو پہچان لے جس جگہ کو اسنے اب اپنانا ہے مگر یہ تنگ جگہ ہے اور اس کو تھوڑا موقع مل جائے تیاری کا اور ان سوالوں کے لیے جن کا اس کو قبر میں سامنا کرنا ہے۔[70]

میت کو قبر میں اتارنے کے بعد کی دعا

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن علي بن يقطين قال: سمعت أبا الحسن (عليه السلام) يقول: لا تنزل في القبر وعليك العمامة – إلى أن قال – وليتعوذ بالله من الشيطان الرجيم وليقرأ فاتحة الكتاب والمعوذتين وقل هو الله أحد وآية الكرسي، وإن قدر أن يحسر عن خده ويلصقه بالارض فليفعل، وليتشهد وليذكر ما يعلم حتى ينتهي إلى صاحبه

محمد بن یعقوب سے روایت ہے کہ امام ابوالحسنؑ نے فرمایا: قبر میں پگڑی یا ٹوپی پہن کر داخل نہ ہو، مزید فرمایا، شیطان مردود سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگو اور تلاوت کرو۔ سورہ الحمد (فاتحہ)، آیت الکرسی، سورہ معوذتین اور سورہ اخلاص کی، میت کو اس طرح کروٹ دو کہ اس کا دایاں رخسار زمین کو مس کرے اس کو شہادات کی تلقین کرو اور امامِ زمانہؑ تک سب آئمہؑ کے نام سناؤ۔[71]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿١﴾ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٢﴾ اَلرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿٣﴾ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ﴿٤﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿٥﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿٦﴾ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴿٧﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلاَ يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَلاَ يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۖ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لاَ انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ

---

69 Wasil u Shia Vol-3,Page-168
70 Wasil u Shia Vol-3,Page-168
71 Al-Kafi Vol-3,Page-192

سَمِيعٌ عَلِيمٌ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۖ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ إِلَٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

بسم الله الرحمن الرحيم اللهُ جَلَّ جَلالُهُ رَبّكِ وَ مُحَمَّدٌ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَ سَلَّمْ نَبِيّكِ وَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٌّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبِ وَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ وَ الْحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ وَ عَلِيُّ ابْنُ الْحُسَيْنُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدُ وَ مُوْسَي بْنُ جَعْفَر وَ عَلِيُّ بْنُ مُوْسَي وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيّ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدُ وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيُّ وَ الْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ صَلٰوتُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّتِكِ

عن محمد بن عجلان – في حديث – أنه سمع أبا عبد الله (عليه السلام) يقول: فإذا أدخلته إلى قبره فليكن أولى الناس به عند رأسه، وليحسر عن خده وليلصق خده بالارض، وليذكر اسم الله، وليتعوذ من الشيطان، وليقرأ فاتحة الكتاب وقل هو الله أحد والمعوذتين وآية الكرسي، ثم ليقل: ما يعلم ويسمعه تلقينه: شهادة أن لا إله إلا الله، وأن محمدا رسول الله (صلى الله عليه وآله)، ويذكر له ما يعلم واحدا واحدا

محمد بن عجلان سے روایت ہے کہ اس نے سنا امام ابو عبداللہؑ سے قبر میں میت اتارنے کے لیے، قریبی رشتہ دار کو قبر میں داخل ہونا چاہیے منہ پر سے کفن ہٹادو اور مردہ کے دائیں رخسار کو زمین پر رکھو بسم اللہ پڑھو اور اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے تلاوت کرو سورہ فاتحہ، اخلاص معوذتین اور آیت

الکرسی کی، پھر اس کو تلقین کرو شہادات کی، کوئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے، محمدؐ اس کے رسول ہیں اور اس کے بعد تمام آئمہؑ کے نام گنواؤ امامِ زمانہؑ کے نام تک۔[72]

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: إذا أتيت بالميت القبر فسله من قبل رجليه فإذا وضعته في القبر فاقرأ آية الكرسي وقل: " بسم الله وفي سبيل الله وعلى ملة رسول الله (صلى الله عليه وآله) ، اللهم افسح له في قبره وألحقه بنبيه " وقل: كما قلت في الصلاة عليه مرة واحدة من عند " اللهم إن كان محسنا فزد في إحسانه، وإن كان مسيئا فاغفر له وارحمه وتجاوز عنه " واستغفر له ما استطعت، قال: وكان علي بن الحسين (عليه السلام) إذا (أدخل الميت القبر) قال: اللهم جاف الارض عن جنبيه وصاعد عمله ولقه منك رضوانا.

اللہ کے نام سے، اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے واسطے، یااللہ اس کی قبر کو کشادہ کر دے اپنے نبیؐ کے واسطے، اور کہو (جیسا کہ پہلے ہی نمازِ جنازہ میں تلاوت کیا گیا ہے) یااللہ، اگر یہ مخلص تھا تو اپنا کرم زیادہ کر اور گناہ گار تھا تو معاف کر دے اور اپنا رحم نازل کر اور معاف کر دے اور اس کے لیے زیادہ سے زیادہ استغفار کرو۔ امام علی بن الحسین علیہ صلوات وسلام مردے کو قبر میں اتارتے ہوئے مندرجہ ذیل دعا کو پڑھتے تھے: یااللہ اس کی قبر کو اطراف سے کشادہ کر دے اور اس کے اعمال کو قبول کر کے اجرِ عظیم عطا کر اور اپنی رحمتوں کے سائے میں رکھ۔[73]

محمد بن الحسن بإسناده عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن محمد بن سنان، عن إسحاق بن عمار قال: سمعت أبا عبد الله (عليه السلام) يقول: إذا نزلت في قبر فقل: " بسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله (صلى الله عليه وآله) " ثم تسل الميت سلا، فإذا وضعته في قبره فحل عقدته وقل: " اللهم يا رب عبدك ابن عبدك نزل بك وأنت خير منزول به، اللهم إن كان محسنا فزد في إحسانه، وإن كان مسيئا فتجاوز عنه، وألحقه بنبيه محمد (صلى الله عليه وآله) وصالح شيعته، واهدنا وإياه إلى صراط مستقيم، اللهم عفوك عفوك ". ثم تضع يدك اليسرى على عضده الايسر وتحركه تحريكا شديدا ثم تقول: " يا فلان ابن فلان إذا سئلت فقل: الله ربي، ومحمد نبيي، والاسلام ديني، والقرآن كتابي، وعلي إمامي " حتى تسوق الائمة (عليهم السلام)، ثم تعيد عليه القول، ثم تقول: " أفهمت يا فلان " قال (عليه السلام): فإنه يجيب ويقول: نعم، ثم تقول: " ثبتك الله بالقول الثابت، وهداك الله إلى صراط مستقيم، عرف الله بينك وبين أوليائك في مستقر من رحمته " ثم تقول: " اللهم جاف الارض عن جبينه، وأصعد بروحه إليك، ولقنه منك برهانا، اللهم عفوك عفوك ". ثم تضع الطين واللبن، فما دمت تضع اللبن والطين تقول: " اللهم صل وحدته، وآنس وحشته، وآمن روعته، وأسكن إليه من رحمتك رحمة تغنيه بها عن رحمة من سواك، فإنما رحمتك للظالمين "، ثم تخرج من القبر وتقول: " إنا لله وإنا إليه راجعون، اللهم ارفع درجته في أعلى عليين، واخلف على عقبه في الغابرين، وعندك نحتسبه يا رب العالمين ".

محمد بن الحسن کہتے ہیں میں نے امام ابو عبد اللہؑ سے سنا کہ مندرجہ ذیل دعا قبر میں داخل ہوتے ہوئے پڑھو:

بسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله (صلى الله عليه وآله) اللہ کے نام سے اور میں اللہ اور اس کے رسولؐ کے دین پر ہوں، جب میت کو قبر میں لٹاؤ تو اس کے کفن کے بند کھول دو اور کہو: **: اللهم يا رب عبدك ابن عبدك نزل بك**

[72] Wasil u Shia Vol-3,Page-175
[73] Wasil u Shia Vol-3,Page-177

وأنت خير منزول به، اللهم إن كان محسنا فزد في إحسانه، وإن كان مسيئا فتجاوز عنه، وألحقه بنبيه محمد (صلى الله عليه وآله) وصالح شيعته، واهدنا وإياه إلى صراط مستقيم، اللهم عفوك عفوك یااللہ! یااللہ یہ تیرا بندہ عبادت گزاروں میں تھا، تیرا غلام تھا، تیرے غلام کا بیٹا تھا تیری رحمت کا منتظر ہے تو بہت بڑا رحمن ہے، یااللہ اگر تیرا یہ مخلص بندہ تھا تو اپنی عنایت میں اضافہ فرما اور اگر یہ سرکش بندوں میں سے تھا تو اپنی جناب سے معاف فرمادے،

پھر اپنا بایاں ہاتھ اس کے بائیں بازو پر رکھ کر زور سے ہلاؤ اور کہو:

يا فلان ابن فلان إذا سئلت فقل: الله ربي، ومحمد نبيي، والاسلام ديني، والقرآن كتابي، وعلي إمامي "اے فلاں ابن فلاں جب تجھ سے پوچھا جائے تو کہنا اللہ میرا خالق و مالک ہے محمدؐ میرے رسولؐ ہیں میرا مذہب اسلام ہے میری کتاب قرآن مجید ہے میرے امام مولا علیؑ سے لیکر امام زمانہؑ تک ہیں پھر اس کو مبارک باد دے کر کہو کہ

میں نے بتادیا اے فلاں، امامؑ نے فرمایا کہ وہ تم کو جواب دے گا کہ میں نے سن لیا ہے، پھر کہو: اللہ تمہیں اپنے الفاظ میں ثابت قدم رکھے اور صراطِ مستقیم کی طرف قائم رکھے اللہ اور اس کے ولی کی رحمت، اس قبر میں تمہارے شامل حال رہے پھر کہو یااللہ اس کی قبر کو کشادہ کر اور اس کو آرام و سکون میں رکھ کیوں کے اس نے تیری وحدانیت کی حقیقت کو جان لیا ہے یااللہ اس سے در گزر کرنا کیوں کے تو سب سے بڑا رحیم ہے پھر اس کے بعد مٹی و پتھر سے قبر کو بند کر دو اور یہ دعا پڑھتے رہو یااللہ تیری وحدانیت کا واسطہ جس سے میں واقف ہوں اور تیری عظمت و جلال کا واسطہ، اس پر اپنا کرم کرنا اس کرم کی کسی اور سے امید نہیں ہے سوائے تیرے، پھر قبر سے باہر نکلو اور کہو: ہم اللہ سے ہیں اور ہم نے اسی ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے مالکِ کونین اس کے درجات بلند کرنا اور اس کی طرف اپنا کرم شاملِ حال رکھنا جیسا تو چاہتا ہے۔[74]

سالم بن مکرم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میت کے لئے قبر میں مٹی کا تکیہ بنایا جائے اور اس کے پس پشت ایک بڑا ساڈھیلار کھا جائے تاکہ وہ چت نہ ہو جائے اور اس کے بند ہائے کفن کھول دیئے جائیں اور اس کا چہرہ کفن سے باہر کر کے (اور دائیں رخسار کو خاک پر رکھ کر) یہ دعا پڑھی جائے۔

مرد کے لئیے: **اَللَّهُمَّ عَبْدُکَ ابْنُ عَبْدِکَ ابْنَ أَمَّتِکَ، نَزَلَتْ بِكَ، وَ أَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهِ، اللهم افسح لها في قبرها ، ولقنها حجتها ، والحقها بنبيها وقها شر منكر ونكير**

عورت کے لئیے: **اللَّهُمَّ أَمَتُكَ وَ ابْنَةُ عَبْدِكَ وَ ابْنَةُ أَمَتِكَ، نَزَلَتْ بِكَ، وَ أَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهِ، اللهم افسح لها في قبرها ، ولقنها حجتها ، والحقها بنبيها وقها شر منكر ونكير**

---

74 Wasil u Shia Vol-3,Page-180

پھر اپنا دایاں ہاتھ اس کے دائیں کاندھے کے نیچے اور بایاں ہاتھ اس کے بائیں کاندھے کے نیچے رکھ کر اسے خوب جھنجھوڑا کر کہو۔

يا فلان ابن فلان (يَا فُلَانَةِ بِنْتِ فُلَانٍ)، اللهُ جَلَّ جَلاَلُهُ رَبِّكِ وَ مُحَمَّدٌ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَ سَلَّمْ نَبِيِّكِ وَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبِ وَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ وَ الْحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ وَ عَلِيُّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ نِ الْبَاقِرُ وَ جَعْفَرُ نِ الصَّادِقُ وَ مُوْسَي الْكَاظِمُ وَ عَلِيُّ نِ الرِّضَا وَ مُحَمَّدُ نِ الْجَوَادُ وَ عَلِيُّ نِ الْهَادِيْ وَ الْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ ا وَ الْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ صَلَوٰتُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّتِكِ أئمة هدى أبرار

پھر ایک بار اس تلقین کا اعادہ کرو اور جب اس پر اینٹیں رکھنے لگو تو یہ دعا پڑھو۔

اللهم ارحم غربتها ، وصل وحدتها ، وانس وحشتها ، وآمن روعتها ، وأسكن إليها من رحمتك رحمة يستغني بها عن رحمة من سواك ، واحشرها مع من كان تتولاه

پھر فرمایا۔ جب کبھی میت کی زیارت کیلئے آؤ تب بھی یہی مذکورہ دعا پڑھو اور جب قبر سے باہر نکلو تو ہاتھوں سے مٹی جھاڑتے ہوئے یہ دعا پڑھو۔

اللهم إيمانا بك ، وتصديقا بكتابك ، هذا ما وعدنا الله ورسوله ، وصدق الله ورسوله

فرمایا جو شخص یہ کام کرے اور یہ کلمات پڑھے تو خداوند عالم ہر ہر ذرہ کے عوض اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھے گا۔ پس جب قبر برابر ہو جائے تو روبقبلہ ہو کر اور قبر کو سامنے رکھ کر قبر پر پانی چھڑکو کہ سر کی جانب سے شروع کرو اور چاروں اطراف پر اس طرح چھڑکو کہ درمیان میں قطع نہ کرو۔ اور اگر کچھ پانی بچ جائے تو قبر کے وسط میں ڈال دو۔ بعد ازاں قبر پر ہاتھ رکھ کر میت کے لئے دعا استغفار کرو۔

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البختري وغيره، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: يكره للرجل أن ينزل في قبر ولده

محمد بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے سنا امام عبد اللہؑ سے کہ باپ کو بیٹے کی میت قبر میں نہیں لٹانی چاہیے مگر بیٹا باپ کی تدفین کر سکتا ہے۔[75]

محمد بن يعقوب، عن عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، وعن علي بن إبراهيم، عن أبيه جميعا، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: قال أمير المؤمنين (عليه السلام): مضت السنة من رسول الله (صلى الله عليه وآله) أن المرأة لا يدخل قبرها إلا من كان يراها في حياتها

---

[75] Al-Kafi Vol-3,Page-193

امام ابو عبد اللہؑ سے روایت ہے :امیر المومنینؑ روایت کرتے ہیں رسول اللہؐ سے کہ ایک عورت کی تدفین وہ شخص کر سکتا ہے جو کہ اس کا محرم ہو(زندگی میں)[76] .

وقد سبق حديث زيد بن علي، عن آبائه، عن أمير المؤمنين (عليه السلام) قال: يكون أولى الناس بالمرأة في مؤخرها.

زید نے روایت کی اپنے آباؤاجداد سے ،انھوں نے امیر المومنینؑ سے کہ عورت کی میت کا نچلا حصہ ،اس کا قریبی رشتہ دار اٹھا سکتا ہے۔[77] .

محمد بن الحسن بإسناده عن علي بن الحسن بن فضال، عن محمد بن عبد الله بن زرارة، عن محمد بن أبي عمير، عن حماد بن عثمان، عن عبيدالله الحلبي، ومحمد بن مسلم، عن أبي عبد الله (عليه السلام) – في حديث – قال: توضأ إذا أدخلت الميت القبر.

محمد بن الحسن کہتا ہے کہ اس نے سنا امام ابو عبد اللہؑ سے کہ میت کو قبر میں اتارنے والے شخص کو باوضو ہونا چاہیے۔[78]

محمد بن يعقوب، عن أبي علي الاشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن العلاء بن رزين، عن محمد بن مسلم، عن أحدهما (عليهما السلام) – في حديث – قال: قلت له: من أدخل الميت القبر عليه وضوء ؟ قال: لا، إلا أن يتوضأ من تراب القبر إن شاء.

راوی نے پوچھا امامؑ سے کہ کیا واجب ہے کہ قبر میں لٹاتے ہوئے باوضو ہونا چاہیے امامؑ نے جواب دیا کہ نہیں مگر کوشش کرنی چاہیے اگر نہ کر سکے تو قبر کی مٹی سے تیمم کر لے۔[79]

میت کو قبر میں آرام سے اتارو

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن علي بن يقطين قال: سمعت أبا الحسن الاول (عليه السلام) يقول: لا تنزل في القبر وعليك العمامة والقلنسوة ولا الحذاء ولا الطيلسان، وحلل أزرارك، وبذلك سنة رسول الله (صلى الله عليه وآله) جرت، الحديث

محمد بن یعقوب نے روایت کی علی بن یقطین سے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ اس حالت میں قبر میں نہ اتارو کہ تمہارے سر پر پگڑی،ٹوپی اور سبز رنگ کی خاص اونی چادر یا پاؤں میں جوتا ہو،اور اپنے بٹنوں کو کھول دو،یہی حضرت رسولِ خداؐ کی سنت ہے۔[80]

---

[76] Al-Kafi Vol-3,Page-193
[77] Wasil u Shia Vol-3,Page-188
[78] Wasil u Shia Vol-3,Page-193
[79] Al-Kafi Vol-3,Page-160
[80] Al-Kafi Vol-3,Page-192

عن أبي بكر الحضرمي، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: لا تنزل القبر وعليك العمامة ولا القلنسوة ولا رداء ولا حذاء، وحلل أزرارك قال: قلت والخف قال: لا بأس بالخف في وقت الضرورة والتقية

امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا: کوئی شخص بھی قبر میں پگڑی، ٹوپی، چادر اوڑھ کر اور جوتا پہن کر نہ داخل ہو میں نے موزے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کوئی مذائقہ نہیں اگر کسی کو ٹھنڈ لگنے کا خوف ہو۔[81]

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: من دخل القبر فلا يخرج إلا من قبل الرجلين

امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا کہ میت کی تدفین کے بعد، قبر کی پائینتی کی طرف سے باہر آنا چاہیے۔[82]

محمد بن يعقوب، عن أبي علي الاشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن عبد الله الحجال، عن ثعلبة بن ميمون، عن زرارة أنه سأل أبا عبد الله (عليه السلام) عن القبر كم يدخله ؟ قال: ذاك إلى الولي، إن شاء أدخل وترا،

محمد بن یعقوب مختلف راویوں سے روایت کرتے ہیں کہ زرارہ نے امام ابو عبداللہؑ سے پوچھا: کتنے لوگ قبر میں داخل ہو سکتے ہیں تدفین کے لیے، امامؑ نے فرمایا: اس کا فیصلہ ولی پر ہے چاہے تو طاق داخل کرے اور چاہے تو جفت داخل کرے۔[83].

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: إذا أتيت بالميت القبر فسله من قبل رجليه، الحديث.

امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی جاتی ہے کہ جب قبر کے پاس میت کو لاؤ تو پیروں کی طرف سے آہستہ آہستہ قبر میں اتارو۔[84]

قال الكليني: وفي رواية أخرى قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): إن لكل بيت بابا وإن باب القبر من قبل الرجلين.

الکلینی بیان کرتا ہے کہ ایک اور روایت میں ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: ہر گھر کا دروازہ ہوتا ہے اور قبر کا دروازہ اس کی پائینتی کی طرف ہے۔[85].

محمد بن علي بن الحسين في (الخصال) بإسناده عن الاعمش، عن جعفر بن محمد (عليهما السلام) – في حديث شرايع الدين – قال: والميت يسل من قبل رجليه سلا، والمرأة تؤخذ بالعرض من قبل اللحد، والقبور تربع ولا تسنم

امام جعفرؑ بن محمدؑ نے فرمایا کہ میت اگر آدمی کی ہو تو پائینتی کی جانب سے قبر میں اتارو لیکن اگر عورت کی میت ہو تو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارو قبر میں لٹانے کے بعد مردہ کے حق میں دعا کرو مٹی ڈالنے سے پہلے (زمین ہموار کرنے سے پہلے)۔[86].

81 Al-Kafi Vol-3,Page-192
82 Al-Kafi Vol-3,Page-193
83 Wasil u Shia Vol-3,Page-184
84 Wasil u Shia Vol-3,Page-181
85 Wasil u Shia Vol-3,Page-182
86 Wasil u Shia Vol-3,Page-182

وبإسناده عن علي بن الحسين، عن سعد بن عبد الله، عن أبي الجوزاء المنبه بن عبد الله، عن الحسين بن علوان، عن عمرو بن خالد، عن زيد بن علي، عن آبائه، عن أمير المؤمنين علي بن أبي طالب (عليهم السلام) قال: يسل الرجل سلا وتستقبل المرأة استقبالا، ويكون أولى الناس بالمرأة في مؤخرها

امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے فرمایا کہ آدمی کی میت قبر میں پائینتی کی جانب سے داخل کرو اور عورت کی قبلہ کی جانب سے اور میت کا نچلا حصہ قریبی رشتہ دار کو اٹھانا چاہیے۔[87]

قریبی عزیز کا قبر میں مٹی ڈالنا

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن يعقوب بن يزيد، عن علي بن أسباط، عن عبيد بن زرارة قال: مات لبعض أصحاب أبي عبد الله (عليه السلام) ولد فحضر أبو عبد الله (عليه السلام)، فلما ألحد تقدم أبوه فطرح عليه التراب، فأخذ أبو عبد الله (عليه السلام) بكفيه وقال: لا تطرح عليه التراب، ومن كان منه ذا رحم فلا يطرح عليه التراب، فإن رسول الله (صلى الله عليه وآله) نهى أن يطرح الوالد أو ذو رحم على ميته التراب، فقلنا: يا بن رسول الله، أتنهانا عن هذا وحده ؟ فقال: أنهاكم أن تطرحوا التراب على ذوي أرحامكم، فإن ذلك يورث القسوة في القلب، ومن قسا قلبه بعد من ربه..

عبید بن زرارہ کہتا ہے ایک دفعہ امام ابو عبد اللہؑ کے اصحاب میں سے ایک صحابی کے بیٹے کا انتقال ہو گیا امام عبد اللہؑ نے جنازہ میں شرکت فرمائی اس لڑکے کی تدفین کے بعد، اس کا والد آگے بڑھ کہ قبر پر مٹی ڈالنے لگا تو امامؑ نے اس کو روک دیا اور فرمایا کہ تمھیں اور تمہارے قریبی عزیز کو قبر میں مٹی ڈالنے سے باز رہنا چاہیے، انھوں نے پوچھا یا ابن رسول اللہؑ کیا یہ صرف اس صحابی کے لیے ہے؟ امامؑ نے جواب دیا کہ میں تم سب کو منع کرتا ہوں کہ اپنے قریبی عزیز کی قبر میں مٹی مت ڈالو کیوں کہ اس سے دل سخت ہوتا ہے جس کا دل سخت ہو جائے وہ اپنے مالک کی عبادت صحیح طریقے سے نہیں کر سکتا۔ [88]

مٹی کو ہاتھ کی پشت سے ڈالنا چاہیے

وعنه، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن جميل بن دراج، عن عمر بن أذينة قال: رأيت أبا عبد الله (عليه السلام) يطرح التراب على الميت فيمسكه ساعة في يده، ثم يطرحه ولا يزيد على ثلاثة أكف، قال: فسألته عن ذلك فقال: يا عمر كنت أقول: " إيمانا بك، وتصديقا ببعثك، هذا ما وعد الله ورسوله، إلى قوله - وتسليما " هكذا كان يفعل رسول الله (صلى الله عليه وآله) وبه جرت السنة

87 Wasil u Shia Vol-3,Page-188
88 Al-Kafi Vol-3,Page-199

عمر بن عزینہ کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ امام عبداللہؑ مٹی کو ہاتھ میں لے کر کچھ پڑھتے ہیں اور پھر قبر میں ڈالتے ہیں مولا نے تین مرتبہ ایسا کیا وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کے متعلق امامؑ سے پوچھا تو امامؑ نے جواب دیا، اے عمر میں یہ تلاوت کر رہا تھا کامل ایمان رکھ اور یقین رکھ روز قیامت پر جس کا وعدہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے کیا ہے'، ان الفاظ کو یاد کر لو اور دہرایا کرو، رسول اللہؐ ایسا ہی کرتے تھے اور یہ ان کی سنت بن گئی[89].

تدفین کے لیے اسی قبر کی مٹی استعمال کرو

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبد الله (عليه السلام)، أن النبي (صلى الله عليه وآله) نهى أن يزاد على القبر تراب لم يخرج منه

محمد بن یعقوب، حضرت امام عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے منع فرمایا اس مٹی کو قبر میں ڈالنے سے جو اس سے نہ نکالی گئی ہو (سوائے قبر کی مٹی کے دوسری مٹی نہیں ڈالنی چاہیے)[90].

میت کی تلقین

وبإسناده عن علي بن الحسين، عن سعد بن عبد الله، عن محمد بن الحسين وأحمد بن الحسن بن علي بن فضال، عن أبيه، عن علي بن عقبة وذبيان بن حكيم، عن موسى بن أكيل، عن عمرو بن شمر، عن جابر بن يزيد، عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: ما على أحدكم إذا دفن ميته وسوى عليه وانصرف عن قبره أن يتخلف عند قبره ثم يقول: يا فلان بن فلان، أنت على العهد الذي عهدناك به من شهادة أن لا إله إلا الله، وأن محمدا رسول الله (صلى الله عليه وآله)، وأن عليا أمير المؤمنين (عليه السلام) إمامك، وفلان وفلان، حتى يأتي على آخرهم ؟ ! فإنه إذا فعل ذلك قال أحد الملكين لصاحبه: قد كفينا الوصول إليه ومسألتنا إياه، فإنه قد لقن حجته، فينصرفان عنه ولا يدخلان إليه

امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا کہ تدفین کے بعد جب باقی لوگ چلے جائیں، تو قریبی عزیز میں سے ایک یا ولی کو رُک جانا چاہیے اور کہنا چاہیے: 'اے فلاں ابن فلاں تم جانتے ہو کہ تم نے گواہی دی کہ کوئی خدا نہیں ہے مگر اللہ ایک ہے، محمدؐ اس کے رسول ہیں اور علیؑ امیر المومنین ہیں اور ہمارے امامؑ ہیں حسنؑ دوسرے امام ہیں۔۔۔۔۔۔(نام لیتے جاؤ امام زمانہؑ تک) وہ ہمارے امامؑ ہیں، جب اس کی تلاوت کرو گے تو ایک فرشتہ دوسرے سے کہے گا ہمیں اس کی طرف سے اطمینان ہے کیوں کہ اس کو بتا دیا گیا ہے وہ واپس چلے جائیں گے اور اس کی قبر میں داخل نہیں ہوں گے۔[91]

محمد بن علي بن الحسين في (العلل) عن أبيه، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن بعض أصحابنا، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: ينبغي أن يتخلف عند قبر الميت أولى الناس به بعد انصراف الناس عنه، ويقبض على التراب بكفيه ويلقنه برفيع صوته، فإذا فعل ذلك كفى الميت المسألة في قبره

---

89 Al-Kafi Vol-3,Page-198
90 Wasil u Shia Vol-3,Page-202
91 Wasil u Shia Vol-3,Page-201

امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی جاتی ہے کہ تدفین کے بعد باقی لوگوں کے چلے جانے کے بعد ولی کو (یا قریبی عزیز کو) رک جانا چاہیے اور قبر کی مٹی کو ہاتھ میں لے کر مردہ کو بلند آواز سے شہادات کی تلقین کرنی چاہیے (کیوں کہ وہ سنتا ہے)، ایسا کرنے پر مردہ قبر میں ہونے والے سوالوں سے بچ جاتا ہے۔[92]

جابر بن یزید (جعفی) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا۔ تمہارا کیا نقصان ہوتا ہے کہ جب میت کو قبر میں دفن کر کے اس پر مٹی برابر کر چکو اور واپس لوٹ جائیں تو تم میں سے کوئی (قریبی رشتہ دار) شخص اسکی قبر کے پاس ٹھہر جائے اور یوں تلقین پڑھے[93]۔

مرد کے لئے : : يا فلان ابن فلان ،هَلْ أَنْتَ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِي عهدناكَ به مِنْ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ سَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَ خَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ وَ أَنَّ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٌّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبِ وَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ وَ الْحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ وَ عَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ و مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ نِ الْبَاقِرُ وَ جَعْفَرُ نِ الصَّادِقُ وَ مُوْسَي الْكَاظِمُ وَ عَلِيٌّ نِ الرِّضَا وَ مُحَمَّدُ نِ الْجَوَادُ وَ عَلِيٌّ نِ الْهَادِيْ وَ الْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ وَ الْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اَئِمَّتُكَ اَئِمَّةُ

عورت کے لئے: يَا فُلَانَةِ بِنْتِ فُلَانٍ هَلْ أَنْتِ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِي عهدناكِ به مِنْ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ سَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَ خَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ وَ أَنَّ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٌّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبِ وَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ وَ الْحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ وَ عَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ نِ الْبَاقِرُ وَ جَعْفَرُ نِ الصَّادِقُ وَ مُوْسَي الْكَاظِمُ وَ عَلِيٌّ نِ الرِّضَا وَ مُحَمَّدُ نِ الْجَوَادُ وَ عَلِيٌّ نِ الْهَادِيْ وَ الْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ وَ الْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اَئِمَّتُكِ اَئِمَّةُ

یہاں پورے بارہ اماموں کے نام آخری امام تک گنوائے۔ فرمایا جب یہ اس طرح تلقین پڑھاتا ہے تو ایک فرشتہ دوسرے سے کہتا ہے۔ اب ہمیں اس کے پاس جانے اور اس سے سوال کرنیکی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اسے اس کی حجت و دلیل بتادی گئی ہے چنانچہ وہ دونوں فرشتے واپس لوٹ جاتے ہیں۔

---

92 Wasil u Shia Vol-3,Page-202
93 Manlayazahoor Alfaqi Vol-1 Page-135

قبر پر پانی چھڑکنا

عبد الله (عليه السلا) قال: السنة في رش الماء على القبر أن تستقبل القبلة وتبدأ من عند الرأس إلى عند الرجل، ثم تدور على القبر من الجانب الآخر، ثم يرش على وسط القبر، فكذلك السنة.

امام عبداللہؑ سے روایت ہے، قبلہ رخ ہو کر قبر پر پانی چھڑکنا سنت ہے، سر کی طرف سے شروع ہو کر پاؤں کی طرف جاؤاور پھر دوسری طرف جا کر قبر کے درمیان میں پانی چھڑکو[94]

محمد بن عمر بن عبد العزيز الكشي في كتاب (الرجال): عن علي بن الحسن، عن محمد بن الوليد، إن صاحب المقبرة سأله عن قبر يونس بن يعقوب وقال: من صاحب هذا القبر ؟ فان أبا الحسن علي بن موسى الرضا (عليه السلام) وأصاني به أمرني أن أرش قبره أربعين شهرا، أو أربعين يوما، في كل يوم مرة

یونس بن یعقوب روایت کرتے ہیں امام ابوالحسن علی بن موسی رضاؑ سے کہ امامؑ نے فرمایا کہ میری قبر پر چالیس دن یا چالیس ماہ تک پانی چھڑکنا۔[95]

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن عمر بن أذينة، عن زرارة، عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: كان رسول الله (صلى الله عليه وآله) يصنع بمن مات من بني هاشم خاصة شيئا لا يصنعه بأحد من المسلمين: كان إذا صلى على الهاشمي ونضح قبره بالماء وضع رسول الله (صلى الله عليه وآله) كفه على القبر حتى ترى أصابعه في الطين، فكان الغريب يقدم أو المسافر من أهل المدينة فيرى القبر الجديد عليه أثر كف رسول الله (صلى الله عليه وآله) فيقول: من مات من آل محمد (صلى الله عليه وآله)

محمد بن یعقوب امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر بنی ہاشم میں سے کوئی شخص وفات پاجاتا تھا تو رسولِ خداؐ اس کے ساتھ وہ سلوک کرتے تھے جو اور کسی مسلمان کے ساتھ نہیں کرتے تھے یعنی جب کسی ہاشمی پر نمازِ جنازہ پڑھ چکتے، اور (اور اسے دفن کرنے کے بعد) اس کی قبر پر پانی بھی چھڑک چکتے تو آنحضرتؐ اپنا کفِ دست اس طرح دبا کر قبر پر رکھتے تھے کہ مٹی پر انگلیوں کے نشان اس طرح نمایاں ہو جاتے تھے کہ جب کوئی اجنبی شخص یا مدینہ کا مسافر سفر سے واپس آتا تو تازہ قبر پر حضرت رسولِ خداؐ کے کفِ دست کا نشان دیکھ کر کہتا کہ یہ قبر آلِ محمدؐ میں سے کسی کی ہے۔[96]

قبر کی شکل اور اونچائی

محمد بن يعقوب، عن حميد بن زياد، عن الحسن بن محمد، عن غير واحد، عن أبان، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: يدعا للميت حين يدخل حفرته، ويرفع القبر فوق الارض أربع أصابع

---

94 Wasil u Shia Vol-3,Page-195
95 Wasil u Shia Vol-3,Page-197
96 Wasil u Shia Vol-3,Page-198

محمد بن یعقوب مختلف راویوں سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابو جعفرؑ (امام محمد باقرؑ) نے فرمایا جب تم مجھے دفن کرنا تو میری قبر کو زمین سے چار انگلیوں کی اونچائی سے زیادہ بلند نہ کرنا (تقریباً ۳ انچ) [97].

وعنه، عن سلمة بن الخطاب، عن علي بن سيف، عن أبي المغرا، عن عقبة بن بشير، عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: قال النبي (صلى الله عليه وآله) لعلي (عليه السلام): يا علي، ادفني في هذا المكان، وارفع قبري من الارض أربع أصابع، ورش عليه من الماء.

عقبہ بن بشیر حضرت امام ابو جعفرؑ (امام محمد باقرؑ) سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسولِ خداؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا تھا: یا علیؑ! مجھے اس جگہ دفن کرنا اور میری قبر کو چار انگشت تک زمین سے بلند کرنا اور اس پر پانی چھڑکنا۔[98]

عن الحسين بن الوليد، عمن ذكره، عن أبي الله (عليه السلام)، قال: قلت: لاي علة يربع القبر ؟ قال: لعلة البيت، لانه نزل مربعا

حسین بن ولید بالواسطہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں راوی نے عرض کیا: کس وجہ سے قبر کو مربع (چوکور) بنایا جاتا ہے؟ فرمایا: خانہ کعبہ کی وجہ سے کیوں کہ وہ مربع شکل میں اترا تھا۔[99].

تدفین کے بعد کی رات

السيد علي بن طاووس في فلاح السائل: عن حذيفة بن اليمان قال: قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): " لا يأتي على الميت ساعة اشد من اول ليلة، فارحموا موتاكم بالصدقة، فان لم تجدوا فليصل احدكم ركعتين، يقرأ في الاولى بفاتحة الكتاب مرة وقل هو الله احد مرتين، وفي الثانية فاتحة الكتاب مرة والهاكم التكاثر عشر مرات، ويسلم ويقول: اللهم صل على محمد وآل محمد، وابعث ثوابها إلى قبر ذلك الميت فلان بن فلان، فيبعث الله من ساعته الف ملك إلى قبره مع كل ملك ثوب وحلة، ويوسع قبره من الضيق إلى يوم ينفخ في الصور، ويعطى المصلي بعدد ما طلعت عليه الشمس حسنات، وترفع له اربعون درجة

سید علی بن طاؤس نے فلاح السائل میں لکھا ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا کہ مردے پر سب سے مشکل وقت قبر میں پہلی رات کا ہوتا ہے اگر تم اس کی مدد کرنا چاہتے ہو تو اس کے نام پر صدقہ خیرات کرو اور اگر تم میں اس کی طاقت نہیں ہے تو دو رکعت نماز اس طرح پڑھو پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ قل ھو اللہ دو مرتبہ اور دوسری رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ ۱۰ مرتبہ سورہ الھاکم التکاثر، نماز ختم کرنے کے بعد کہو: یا اللہ! رحمت نازل کر محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اور اس کا ثواب بخش دے اس فلاں بن فلاں کی قبر کو، اللہ اس وقت ایک ہزار فرشتوں کو بے شمار تحائف اور خوبصورت لباس دے کر بھیج دیتا ہے اس کی قبر بہت کشادہ ہو جاتی ہے روزِ قیامت تک لیے۔[100]

---

97 Al-Kafi Vol-3,Page-201
98 Wasil u Shia Vol-3,Page-192
99 Wasil u Shia Vol-3,Page-195
100 Mustadrekul wasail V-8 P-167

قبرستان جانے کے بارے میں

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن عبد الله بن المغيرة، عن عبد الله بن سنان قال: قلت لابي عبد الله (عليه السلام): كيف التسليم على أهل القبور ؟ فقال: نعم تقول: السلام على أهل الديار من المؤمنين والمسلمين أنتم لنا فرط ونحن – إن شاء الله – بكم لاحقون

محمد بن یعقوب نے علی بن ابراہیم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبد اللہ بن مفیدہ سے انھوں نے روایت کی ہے عبد اللہ بن سنان سے انھوں نے امام ابو عبد اللہؑ سے پوچھا کہ یا ابی عبد اللہؑ اہلِ قبر کو سلام کیسے کیا جائے ؟ فرمایا کہو: سلام ہو مومن و مسلم اہل دیار پر جن میں سے کچھ خوش اور کچھ غمزدہ ہیں، تم ہم سے پہلے گئے ہو ہم بھی انشااللہ تم سے ملنے والے ہیں۔[101].

محمد بن علي بن الحسين قال: قال الصادق (عليه السلام): إذا دخلت الجبانة فقل: السلام على أهل الجنة

محمد بن علی الحسن روایت کرتے ہیں امام الصادقؑ سے، جب تم قبرستان میں داخل ہو تو کہو کہ تم پر رحمت ہو اے اہلِ جنت۔[102].

عن بعض مؤلفات اصحابنا، ناقلا عن المفيد (رحمه الله)، دعاء علي (عليه السلام) لاهل القبور: " بسم الله الرحمن الرحيم، السلام على أهل لا إله إلا الله، من أهل لا إله إلا الله يا أهل لا إله إلا الله، بحق لا إله إلا الله، كيف وجدتم قول لا إله إلا الله ؟ من لا إله إلا الله، يا لا إله إلا الله، بحق لا إله إلا الله، اغفر لمن قال: لا إله إلا الله، واحشرنا في زمرة من قال لا إله إلا الله، محمد رسول الله علي ولي الله، فقال علي (عليه السلام): إني سمعت رسول الله (صلى الله عليه وآله) يقول: من قرأ هذا الدعاء، اعطاه الله سبحانه وتعالى ثواب خمسين سنة، وكفر عنه سيئات خمسين سنة ولابويه ايضا

المفید نے روایت کی ہے مختلف راویوں سے کہ امام علیؑ نے مدفون لوگوں کے لیے ایک دعا بتائی ہے: 'بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللہ کی رحمت ہو ان لوگوں پر جو گواہی دیتے ہیں کہ کوئی خدا نہیں سوائے اللہ کے، واحد جو ہم سب کا گواہ ہے کہ کوئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے، اے لوگو جو موجود ہو کوئی خدا نہیں سوائے اللہ کے، بے شک کوئی خدا نہیں سوائے اللہ کے، تم کیسا محسوس کرتے ہو یہ کہہ کر کوئی خدا نہیں سوائے اللہ کے ؟ یقیناً کوئی خدا نہیں سوائے اللہ کے، اے سننے والو کوئی خدا نہیں مگر اللہ، ہم سب متفق ہیں کہ کوئی خدا نہیں مگر اللہ جو کہ معاف کر دے ان لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ کوئی خدا نہیں مگر اللہ اور ہمیں اس گروہ میں شامل کر دے جو کہتے ہیں کوئی خدا نہیں سوائے اللہ کے، محمدؐ اللہ کے رسول علیؑ اللہ کے ولی ہیں'

مولا علیؑ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا جو اس دعا کی تلاوت کرے اس کو اللہ ۵۰ سال کی عبادت کا ثواب دے گا اور ۵۰ سال کے گناہ معاف کر دے گا، نہ صرف اس کے بلکہ اس کے والدین کے بھی۔[103].

إسماعيل بن بزيع، فذهبنا إلى عند قبره، فقال محمد بن علي: حدثني صاحب هذا القبر، عن احدهما (عليه السلام)، انه من زار قبر اخيه المؤمن، فاستقبل القبلة ووضع يده على القبر، وقرأ إنا انزلناه في ليلة القدر سبع مرات امن من الفزع الاكبر

---

101 Al-Kafi Vol-3,Page-209
102 Wasil u Shia Vol-3,Page-226
103 Mustadrak ul wasail Vol-2,Page-369

معصوم امامؑ سے روایت کی جاتی ہے کہ جو مومن اپنے مومن بھائی کی قبر پر جائے اور اس پر ہاتھ رکھ کر، قبلہ کی طرف رخ کر کے ۷ بار سورہ انا انزلنا پڑھے تو روزِ قیامت ہر طرح کے خوف سے امن میں رہے گا۔ [104]

الصدوق في الهداية: قال الصادق (عليه السلام) " من زار قبر المؤمن، فقرأ عنده إنا انزلناه سبع مرات، غفر الله له ولصاحب القبر ".

امام الصادقؑ نے فرمایا جب کوئی مومن کی قبر پر جائے اور سورۃ القدر کی تلاوت ۷ مرتبہ کرے تو اللہ اس کے اور مردے کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ [105]

قبرستان جانے کے دن

دعائم الاسلام: عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: "كانت فاطمة (صلوات الله عليها)، تزور قبر حمزة وتقوم عليه، وكانت في كل سبت تأتي قبور الشهداء مع نسوة معها، فيدعون ويستغفرون ".

امام ابو جعفرؑ نے فرمایا، سیدہ فاطمہ صلوات والسلام علیہا حضرت حمزہ کی قبر پر جاتی تھیں اور ان کے حق میں دعا کرتی تھیں دوسری عورتیں بھی حضرت فاطمہ صلوات والسلام علیہا کے ساتھ ہفتہ کے روز شہیدوں کی قبور پر جاتی اور دعا اور استغفار کرتی تھیں [106]۔

هشام بن سالم، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: سمعته يقول: عاشت فاطمة (عليها السلام) بعد أبيها خمسة وسبعين يوما لم تر كاشرة ولا ضاحكة، تأتي قبور الشهداء في كل جمعة مرتين الاثنين والخميس، فتقول: هيهنا كان رسول الله (صلى الله عليه وآله) هيهنا كان المشركون

ہاشم بن سلام کہتا ہے کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ سے سنا فرمایا حضرت نے جناب فاطمہ صلوات والسلام علیہا رسول اللہؐ کے انتقال کے بعد ۷۵ دن زندہ رہیں کسی نے ان کو مسکراتے نہ دیکھا اور نہ ہنستے ہوئے، وہ ہفتے میں دو مرتبہ، ہر پیر اور جمعرات کو شہیدوں کی زیارت کرتی تھیں اور وہاں بتاتی کہ یہ رسول اللہ کے کھڑے ہونے کی جگہ اور یہ مشرکین کے۔ [107]

قبرستان جانا اور حاجات طلب کرنا

محمد بن علي بن الحسين بإسناده عن صفوان بن يحيى قال: قلت لابي الحسن موسى بن جعفر (عليه السلام): بلغني أن المؤمن إذا أتاه الزائر آنس به، فإذا انصرف عنه استوحش، فقال: لا يستوحش

104 Al-Kafi Vol-3,Page-229
105 Mustadrak ul wasail Vol-2,Page-372
106 Mustadrak ul wasail Vol-2,Page-365
107 Al-Kafi Vol-3,Page-227

محمد بن علی بن الحسین روایت کرتے ہیں رضوان بن یحییٰ سے کہ میں نے امام ابوالحسن موسیٰؑ بن جعفرؑ سے پوچھا کہ جب ہم مومنین کی قبروں پر جاتے ہیں تو کیا وہ ہمیں پہچانتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور جب ہم واپس آتے ہیں تو کیا وہ تنہائی محسوس کرتے ہیں امامؑ نے جواب دیا نہیں وہ تنہائی محسوس نہیں کرتے۔[108]

وعن أحمد بن محمد الكوفي، عن ابن جمهور، عن أبيه، عن محمد بن سنان، عن مفضل بن عمر، عن أبي عبد الله، وعن عبد الله بن عبد الرحمن الاصم، عن حريز، عن محمد بن مسلم، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: قال أمير المؤمنين (عليه السلام): زوروا موتاكم فإنهم يفرحون بزيارتكم، وليطلب أحدكم حاجته عند قبر أبيه وعند قبر أمه بما يدعو لهما

احمد بن الکوفی روایت کرتے ہیں بسلسلہ راویان کہ امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا اپنے مردوں کی زیارت کرو کہ وہ تمہاری زیارت سے خوش ہوتے ہیں اور اپنے ماں و باپ کی قبر کے پاس دعا کرو اور اپنی حاجات بھی خدا سے طلب کرو[109]

مرنے والے کے لیے صدقہِ جاریہ

محمد بن علي بن الحسين بإسناده عن عمر بن يزيد قال: قلت لابي عبد الله (عليه السلام) نصلي عن الميت ؟ فقال: نعم حتى أنه ليكون في ضيق فيوسع الله عليه ذلك الضيق، ثم يؤتى فيقال له: خفف عنك هذ الضيق بصلاة فلان أخيك عنك، قال: فقلت: فاشرك بين رجلين في ركعتين ؟ قال: نعم

محمد بن علی بن حسین روایت کرتے ہیں عمر بن یزید سے امام ابو عبداللہؑ سے کہ میں نے عرض کیا کہ آیا میت کی طرف سے نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ فرمایا، ہاں، بعض اوقات مرنے والا تنگی میں ہوتا ہے اور اس نماز کی برکت سے خدا اسے کشائش عطا کردیتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تنگی جو تم سے دور کی گئی ہے یہ تمہارے فلاں بھائی کی اس نماز کی وجہ سے ہے جو اس نے تمہاری طرف سے پڑھی ہے۔[110]

قال: وقال (عليه السلام): إن الميت ليفرح بالترحم عليه والاستغفار له كما يفرح الحى بالهدية تهدى إليه

امامؑ نے فرمایا کہ اگر میت کے لیے مغفرت طلب کی جائے اور اس کے حق میں دعا کی جائے تو وہ اس سے اسطرح خوش ہوتا ہے جیسے زندہ آدمی خوش ہوتا ہے جسے کوئی ہدیہ پیش کیا جائے۔[111]

قال: وقال (عليه السلام): يدخل على الميت في قبره الصلاة والصوم والحج والصدقة والبر والدعاء ويكتب أجره للذي يفعله وللميت

نیز فرمایا کہ مرنے والے کی قبر میں نماز، روزہ، حج، صدقہ و خیرات اور دعا داخل ہوتا ہے اور اس کا اجر و ثواب دونوں (یعنی وہ کارِ خیر انجام دینے والا اور جس مرنے والے کے لیے انجام دیا گیا ہے) کے لیے لکھا جاتا ہے۔[112]

---

108 Wasil u Shia Vol-3,Page-222
109 Al-Kafi Vol-3,Page-229
110 Wasil u Shia Vol-2,Page-443
111 Wasil u Shia Vol-2,Page-444

ورام بن أبي فراس في كتابه قال: قال (عليه السلام): إذا تصدق الرجل بنية الميت أمر الله جبرئيل أن يحمل إلى قبره سبعين ألف ملك، في يد كل ملك طبق فيحملون إلى قبره، ويقولون: السلام عليك ياولي الله، هذه هدية فلان بن فلان إليك فيتلالا قبره وأعطاه الله ألف مدينة في الجنة، وزوجه ألف حوراء، وألبسه ألف حلة، وقضى له ألف حاجة

ورام بن ابی فراس، امامؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص مرنے والے کو ایصال ثواب کے لیے کوئی چیز صدقہ کرے تو خدا جبرئیلؑ کو حکم دیتا ہے کہ وہ اس کی قبر میں ۷۰ ہزار فرشتے لے کر جائے جن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک طبق ہوتا ہے جس میں وہ ثواب رکھ کر اس کی قبر میں لے جاتے ہیں اور اسے کہتے ہیں اسلام علیک یا ولی اللہ! یہ فلاں بن فلاں کا ہدیہ ہے جس سے اس کی قبر چمکنے لگتی ہے اور خدا جنت میں اسے ایک ہزار شہر عطا کرتا ہے اور ایک ہزار حور العین کے ساتھ اس کی تزویج کرتا ہے اسے ایک ہزار حلے پہناتا ہے اور اس کی ایک ہزار حاجتیں بر لاتا ہے۔[113]

قبر پر تختی لگانا

محمد بن علي بن الحسين في كتاب (إكمال الدين وإتمام النعمة): عن محمد بن علي ماجيلويه، عن محمد بن يحيى، عن أبي علي الخيزراني، عن جارية لابي محمد (عليه السلام) - في حديث -: أن أم المهدي (عليه السلام) ماتت في حياة أبي محمد (عليه السلام) وعلى قبرها لوح مكتوب عليه: هذا قبر أم محمد (عليه السلام).

امام المہدیؑ کی والدہ سے روایت کی جاتی ہے امام ابو محمدؑ کی والدہ کا انتقال ہوا تو امامؑ نے ان کی قبر پر لکھوایا کہ یہ محمدؑ کی والدہ کی قبر ہے۔[114]

وعن عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن ابن محبوب، عن يونس بن يعقوب قال: لما رجع أبو الحسن موسى (عليه السلام) من بغداد ومضى إلى المدينة ماتت له ابنة، بفيد، فدفنها وأمر بعض مواليه أن يجصص قبرها ويكتب على لوح اسمها ويجعله في القبر

یونس بن یعقوب روایت کرتے ہیں امام ابوالحسنؑ (امام موسیٰ کاظمؑ) بغداد سے مدینہ جا رہے تھے راستے میں ان کی دختر کا انتقال ہو گیا آپ نے غلام سے کہا کہ قبر پختہ کراو اور ایک تختی پر اس کا نام لکھ کر قبر پر لگا دے۔[115]

---

112 Wasil u Shia Vol-2,Page-444
113 Wasil u Shia Vol-2,Page-445
114 Wasil u Shia Vol-3,Page-203
115 Al-Kafi Vol-3,Page-202